بیمن صناع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

رپورٹ سالانہ

مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال یازدہم

جسکو سکرٹری نے جلسہ عام منعقدہ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

مطابق ۲۱ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ ہجری نبوی جمعہ

کے دن بصدارت جناب صاحب کمشنر بہادر

قسمت دہلی پڑھا اور دہلی کے

مطبع رونق افزائے جنت واقع کوچہ رحمان میں باہتمام منشی سید احمد صاحب چھپی





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیفیت جلسہ سالانہ مدرسہ طبیہ دھلی بابت سال یازدہم ۱۳۱۷؁ہجری

خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مدرسہ طبیہ دہلی کا بارہواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۱۷؁ھ یوم جمعہ مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو صبح کے آٹھ بجے منعقد ہوا۔ مدرسہ کے خیر طلب جناب نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخاں صاحب بہادر سکریٹری محمڈن کالج علی گڈہ اور نیز دیگر معززین و رؤسا باہر سے تشریف لائے تھے اور دہلی کے معزز اصحاب و رؤسا و ہجوم عوام الناس بکثرت جمع ہو گیا تھا۔ قبل از وقت صاحب والاشان عالی جناب اونریبل ایچ۔ سی۔ فنشا صاحب بہادر کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی و عالیجناب جناب مسٹر ایم ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع دہلی رونق افروز ہوئے۔ نواب سعید الدین احمد خاں صاحب کی تحریک و رائے بہادر لالہ رام کشن داس صاحب کی تائید سے صاحب کمشنر بہادر چیرمین جلسہ بنائے گئے سکریٹری نے حسب اجازت صاحب پریسیڈنٹ رپورٹ سالانہ سنائی جس سے تمام حاضرین پر بہت اثر پڑا بعد ختم ہونے رپورٹ کے ہمدرد ... نواب محسن الملک بہادر نے اسپیچ دیا جسکے مضمون سے آج کے جلسہ ... اور قوم کو توجہ دلانی مقصود تھی پریسیڈنٹ صاحب نے بغور ملاحظہ فرمایا۔ اسپیچ کے

اس خوشی کے اثر

ختم ہوتے ہی فخر قوم شمس العلمار مولوی حافظ نذیر احمد صاحب نے دلکش نظم پڑہی جس سے جملہ حاضرین محظوظ ہوئے جو نثر آپ نے فرمانی چاہی تہی بوجہ قلت وقت پوری نہ ہوئی اسلئے وہ بھی درج کیجاویگی۔ مولوی صاحب کی نظم کے اختتام کے بعد اونریری سکرٹری صاحب کہڑے ہوئے اور چیرمین کی اجازت سے تحریک پیش کی کہ گورمنٹ عالیہ کو جو نمایاں فتوحات جنوبی افریقہ میں حاصل ہورہی ہیں اُنسے اہل ہند میں ایک عام ولولہ خوشی کا پہیل رہا ہے اسلئے اس مبارک موقع پر اس جلسہ کیجانب سے حضور والیسرائے بہادر و حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کیخدمت میں مبارکبادی کے تار بہیجے جائیں جنمیں اظہار وفاداری و مسرت کیا جائے چنانچہ خانصاحب غلام محمد حسن خاں میونسپل کمشنر نے مسودہ ہر دو تاروں کا بہ آواز بلند جلسہ کے روبرو پڑہکر سُنایا اور بہ اتفاق رائے یہ تحریک منظور ہوئی پہر صاحب کمشنر بہادر نے اپنے دست خاص سے طالب علموں کو اسنادِ تمغے و کتب انعامی تقسیم فرمائیں اثنار تقسیم میں صاحب موصوف نہایت خوشی کے ساتھ لفظ مبارک فرماتے جاتے تہے اس سال دس طلبہ کو تمغے و سند عطا ہوئے منجملہ دس تمغوں کے پانچ تمغے طلائی اور پانچ تمغے نقرئی تہے۔ طلائی تمغوں میں سب سے بڑا تمغہ ریاست جودہپور سے ایک طالب علم کو عطا ہوا ہے یہ نئی بات ہے کہ اب تک کسی ریاست سے تمغہ عطا نہیں ہوا تہا تقسیم انعام کے بعد حسب ہدایت والاشان صاحب کمشنر بہادر نے بزبان انگریزی اسپیچ دیا جس سے مدرسہ کو نہایت تقویت ہوئی اور سکرٹری صاحب کی کوشش کی قدردانی ظاہر ہوئی۔ صاحب کمشنر بہادر کی اسپیچ ختم ہونے کے بعد جناب شمس العلمار مولوی منشی محمد ذکار اللہ صاحب نے انجمن مدرسہ طبیہ کیجانب سے چیرمین صاحب و حکام ضلع کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی آرائش حسب دستور سابق ہوئی الغرض قریب ساڑہے دس بجے کے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

رپورٹ سالانہ مدرسہ طبیّہ

دھلی

بابت سال یازدہم ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ء

عالیجناب صدر انجمن صاحب! و جناب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر اصحاب! میں کمال مسرت اور خوشی کے ساتھہ آج مدرسہ طبیہ کی گیارہویں سالانہ کارگزاری کی رپورٹ آپ کیخدمت میں پیش کرتا ہوں اور اون تمام معزز اصحاب کو جو مدرسہ کے ساتھہ گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور اوسکی خدمات کو قدرشناس نگاہوں سے دیکھتے ہیں یہ کہکر مبارکباد دیتا ہوں کہ مدرسہ طبیہ نے اپنی مفید اور نیک کوششوں کو گیارہ سال تک مسلسل انجام دینے کے بعد بارہویں مبارک سال میں جب کہ تمام ملک سوتھہ افریقہ کی برٹش فتوحات پر اپنے وفادار جوش کو خلوص کے ساتھہ عام طور پر ظاہر کر رہا تھا قدم رکھا۔ اسلئے امید ہے کہ اس سال کی برکتیں گورنمنٹ برطانیہ کی وفادار رعایا اور اُسکے تمام مفید کاموں کے لئے عام ہونگی

افریقہ میں برٹش فتوحات کی خوشی آجکل بر اعظم ہندوستان میں ایسی ہی ثابت ہو رہی ہے جیسی کہ جسم کے لئے روح۔ اسلئے اُنکی عام مجالس میں خواہ اُنکا انعقاد کسی غرض سے ہو اس گہری اور خلوص سے بھری ہوئی خوشی کے نمایاں آثار دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آج کے جلسہ میں مدرسہ طبیّہ کی سالانہ رپورٹ معزز صدر انجمن اور حاضرین جلسہ کو سناتے وقت اس خوشی کے اظہار کو مدرسہ کی رپورٹ کے لئے حقیقی افتخار کا باعث سمجھتا ہوں۔

معزز صدر انجمن صاحب! مجھے اس بات کے بیان کرنے کی اجازت دیجئے کہ جو شاندار فتوحات ہماری گورنمنٹ عالیہ کو براعظم افریقہ کی خونریز لڑائیوں میں حاصل ہوئی ہیں اُن سے ہماری انجمن کو بے اندازہ مسرت ہوئی ہے اور جس طرح اس شاندار گورنمنٹ کی کامیابی کے لیے جس کا سایہ علوم و فنون کی پرورش کر رہا ہے اہل ہند اپنے معبود حقیقی سے دعائیں مانگ رہے ہیں اُسی طرح اس انجمن کے اراکین بھی سچی وفاداری اور خالص محبت کے ساتھ دعاؤں میں شریک ہیں۔

حضرات پچھلے سال آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے سالانہ جلسہ میں اس مدرسہ کے مربّی جناب کلارک صاحب بہادر سابق کمشنر دہلی اور جناب میجر ڈیوس صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر دہلی الوداعی طور پر شریک تھے اور اُنکے تشریف لیجانے کے خیال سے تمام جلسہ میں حاضرین کے چہروں سے افسردگی و ملال ظاہر تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ عہدہ داران ممدوح کا نعم البدل ہمکو ملا ہے گرامی قدر صدر انجمن کو بھی مدرسہ کے ساتھ کامل ہمدردی اور اُسکی ترقی سے پوری دلچسپی ہے اور حضور بھی ایسے ہی علم دوست اور قدردان فنون ہیں جیسے کہ عالیجناب کمشنر صاحب سابق۔ جناب کپتان ڈگلس صاحب بہادر حال ڈپٹی کمشنر دہلی نے ایک برس کی قلیل میعاد میں اپنی بیدار مغزی اور بہترین اخلاق کا سکہ شہر میں بٹھا دیا ہے اور اپنی منصفانہ اور بے طرفدارانہ تدبیر سے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے اصول حکومت پر حضور ممدوح کو کامل توجہ ہے کہ جہاں کہیں اہل ملک میں کوئی مفید عام کام جاری ہوتا ہے اُسکو گورنمنٹ عالیہ مادرانہ شفقت کی نگاہ سے دیکھا کرتی ہے اور اپنی وجاہت و شرکت سے ہمت دلایا کرتی ہے۔

جناب صدر انجمن صاحب! مدرسہ طبیہ کی بنیاد صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے کہ اُسمیں یونانی طب کی تعلیم کامل طور پر دی جائے۔ اور ضرورت کے مطابق ڈاکٹری بھی اُسمیں شامل کیجائے اس غرض کو مدرسہ نے اب تک ملحوظ رکھا ہے۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم سب

کی مساعی ایک حد تک مشکور ہوئی ہیں۔ مدرسہ کی شہرت ہندوستان کے اطراف میں سرایت کرتی جاتی ہے اور اوسکے ڈگری یافتہ طبیب ہندوستان کی بڑی بڑی آبادیوں کے مرکزوں میں کامیابی کے ساتھ معالجہ میں مصروف اور ملک کیخدمت میں سرگرم ہیں۔

عالیجناب صدر انجمن۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس مضمون کو میں تقریباً ہر سال بیان کرتا رہا ہوں اُس کا پھر اعادہ کرنا ضرور بدنما معلوم ہوتا ہے لیکن جس حالت میں مدرسہ کی بنیاد ہی اُس بات پر مبنی ہو تو ضرورت اُس کے اظہار پر مجبور کرتی ہے۔ اس مدرسہ کا قیام اُسکے معاونوں اور سرپرستوں کی امداد پر موقوف ہے۔ کئی سال سے برابر اس امر کی شکایت درپیش ہے کہ مدرسہ کی امداد کافی طور پر نہیں ہوتی اور جو بلند خیالات مدرسہ کی آیندہ حالت کے متعلق آنریری سکرٹری کے دل میں ہیں وہ ابھی تک عملی طور پر ظاہر نہیں ہوئے۔ جو فائدہ اس غیر مکمل نمونہ سے موجودہ حالت میں اہل ہند کو پہنچ رہا ہے اس سے بلاشبہ یہ اندازہ آپ ضرور کرسکتے ہیں کہ اگر اسکی تکمیل ہو جائے تو نفع رسانی کا پیمانہ کہاں تک وسیع ہو سکتا ہے۔

باوجود مدرسہ کے مفید عام ہونے اور اہل ہند کو اسکی طرف محتاج ہونے کے یہ بات ظاہر کرنی شرم سے خالی نہیں ہے کہ اُسکی آمدنی سے اس سال اُس کا خرچ سات سو روپیہ کے قریب زیادہ رہا جس کا بوجھ مدرسہ کے مستقل سرمایہ پر پڑا۔ چونکہ مدرسہ کی شہرت اب زیادہ ہوتی جاتی ہے اور طالب علم بھی نسبتاً زیادہ آتے ہیں اسلئے اُنکے وظائف اور دوسرے اخراجات میں زیادتی ہونی ایک لازمی بات ہے۔ ایسی حالت میں کسقدر افسوس کی بات ہے کہ باوجود ضروریات وہ نمایاں ثبوتوں کے امداد میں کمی اور اہل ہمت کی فیاضی پر اوس پڑتی جاتی ہے۔

سال زیر رپورٹ میں ۳۴۱ طالب علم مدرسہ میں داخل ہوئے اور سال گذشتہ میں ۱۲۵ داخل ہوئے تھے۔ اس سال ۹۰ طالب علموں نے سالانہ امتحان دیا اور گذشتہ سال میں ۷۶

طالب علم شریک امتحان تھے۔ مدرسہ کی حاضری کا اوسط اس سال ۷۳ اور ڈاکٹری جماعت کا ۲۰ رہا

امتحان سالانہ اعلیٰ اور دوسری جماعت کا تحریری امتحان اس سال حکیم محمد اجمل خانصاحب نے بیل رامپور سے بند سوالات رجسٹری کے ذریعہ سے آئے اور نگران امتحان نے احتیاط کے ساتھ طالب علموں کو سوالات دیئے۔ تیسری جماعت کا تحریری امتحان حکیم وکیل احمد صاحب ناظم پربھنی ضلع اورنگ آباد (ریاست حیدرآباد) نے لیا۔ جماعت اعلیٰ کے تقریری امتحان کے ممتحن خود سکرٹری اور حکیم عبدالرشید خانصاحب تھے۔ دوسری جماعت کا تقریری امتحان حکیم قاسم علی صاحب اور حکیم عبدالرحمٰن صاحب نے لیا۔ اسی طرح حکیم احمد سعید خانصاحب اور حکیم عبدالرزاق صاحب نے تیسری جماعت کا امتحان لیا جماعت چہارم کے ممتحن حکیم عبدالرشید خانصاحب تھے۔ ڈاکٹری جماعت کے فریق اول کا امتحان ڈاکٹر ہیم چندر صاحب سین اور ڈاکٹر امیر چند صاحب نے لیا۔ اور فریق دوم کے ممتحن ڈاکٹر ہیم چندر صاحب سانیال ہوئے۔ ڈاکٹری جماعت کے ممتحن صاحبوں نے جو سوالات کئے تھے وہ اشاعت کی غرض سے میرے پاس بھیجے ہیں جنھیں میں نے رپورٹ کے ایک حصہ میں جگہ دی ہے۔

عالیجناب صدر انجمن صاحب! جماعت اعلیٰ میں ۱۶ طالب علموں نے امتحان دیا تھا جنمیں سے ۱۲ کامیاب ہوئے جماعت دوم کے ۲۰ طالب علموں میں سے ۵ فیل اور ۱۵ کامیاب ہوئے جماعت سوم کے ۱۹ طالب علموں میں سے ۱۷ پاس اور ۲ فیل ہوئے۔ جماعت چہارم میں ۲۴ طالب علم شریک امتحان تھے جنمیں سے ۲۰ پاس اور ۴ فیل ہوئے۔ ڈاکٹری جماعت میں ۱۴ امتحان دینے والوں میں سے صرف ایک فیل ہوا۔

سند و تمغہ گذشتہ سال میں گیارہ طالب علم کامیاب ہوئے تھے مگر ان میں سے ایک طالبعلم نے مطب میں بیٹھنے اور بیماروں کو دیکھنے کے فرائض کو انجام نہیں دیا اسلئے اس جلسہ میں عالیجناب صدر انجمن صاحب دس کامیاب طالبعلموں کو سند اور تمغے عطا فرمائینگے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس جگہ ان صاحب کے گرامی نام شکریہ کے ساتھ

درج کروں جنہوں نے اِن کامیاب طالبعلموں کو تمغے مرحمت فرمائے ہیں۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی تمغہ دہندگان	قسم تمغہ	تعداد
۱	ریاست جودھ پور	طلائی	یک
۲	منشی محمد قاسم صاحب ملازم ریاست جودھ پور	طلائی	یک
۳	منشی سیّد امیر علی شاہ صاحب رئیس بلگرام	طلائی	یک
۴	حافظ حکیم محمد اجمل خاں صاحب	طلائی	یک
۵	حکیم احمد سعید خاں صاحب	طلائی	یک
۶	خانصاحب غلام محمد حسن خاں صاحب میونسپل کمشنر دہلی	نقرئی	یک
	منشی شوکت حسین صاحب رئیس مرادآباد	نقرئی	یک
	منشی محمد سعید صاحب رئیس ضلع چھپرا	نقرئی	یک
	رائے بہادر منشی درگا پرشاد صاحب	نقرئی	یک
۱	رائے بہادر لالہ گور سہائے مل صاحب	نقرئی	یک

وظائف طلبہ سال زیر رپورٹ میں ۳۵ طالب علموں کو وظیفہ دیا گیا۔ ان میں سے ۲۰ طالبعلموں کو مدرسہ نے اور ۱۵ کو معاونین نے وظیفہ دیا۔ جو مجموعی رقم وظائف پر اس سال صرف ہوئی ہے اس کی تعداد ایک ہزار دو روپیہ ساڑھے بارہ آنے ہے۔ (عہ ۱۲/ ۱۰۰۲)

میں ذیل میں اُن حضرات کے اسماء بھی ظاہر کرنے مناسب سمجھتا ہوں جو سال زیر رپورٹ میں وظائف عطا فرماتے رہے ہیں۔

(اسمائے گرامی وظیفہ دہندگان صفحہ ۱۳ ملاحظہ کیجیے)

نمبر شمار	اسمائے گرامی وظائف دہندگان	تعداد وظائف
۱	نواب سعید الدین احمد خانصاحب رئیس دہلی	یک
۲	شیخ وحید الدین صاحب رئیس میرٹھ	دو
۳	شیخ محمد رفیع الدین صاحب رئیس دہلی	دو
۴	مولوی محمد سمیع اللہ خانصاحب	یک
۵	رائے حکم چند صاحب چیف جج حیدر آباد دکن	یک
۶	محمد رفیق صاحب جج عدالت خفیفہ لکھنو	یک
۷	سردار امریک سنگھ صاحب رئیس گوجرانوالہ	یک
۸	محمد کرم اللہ خانصاحب رئیس دہلی	یک
۹	رائے بہادر لالہ گور سہائے مل صاحب	یک
۱۰	شمس العلما، منشی محمد ذکار اللہ صاحب	یک
۱۱	حاجی نور محمد صاحب	یک
۱۲	لالہ پورن مل صاحب	یک
۱۳	سکرٹری	یک ہے

سرمایہ مدرسہ گذشتہ سال میں جو رقم مصارف کی منہائی کے بعد مدرسہ کے فنڈ میں باقی رہی تھی وہ لعہ نو ہزار دو سو چونسٹھ روپیہ ایک آنہ تھی۔ اس سال کی آمدنی تیرہ ہزار نو سو ننانوے روپیہ چار آنے اس رقم میں ملانے سے مجموعی رقم تیرہ ہزار دو سو تریسٹھ روپے پانچ آنے ہوئی۔ سال حال کے اخراجات کی مجموعی تعداد چار ہزار چھ سو نواسی روپے تیرہ آنے ہوئی ہے جسکے منہا کرنے کے بعد اسوقت مدرسہ کے فنڈ میں جملہ آٹھ ہزار چار

...روپیہ ۳ آٹھ آنے باقی رہتے ہیں۔

...میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ذیل میں آمدنی واخراجات کا ایک مختصر گوشوارہ پیش کروں جس سے ...ی کیفیت بآسانی ظاہر ہو سکے۔

مختصر گوشوارہ آمدنی وخرچ مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال ۱۳...

...دنی	٣٩٩٩ [illegible]	اخراجات	٤٦٨٩ [illegible]
...می	٣١٦٢ [illegible]	تنخواہ ملازمان	٢٦٣٤ [illegible]
...قف	٢٦٣ [illegible]	کرایہ مکان	[illegible]
...و	١٣٥٦ [illegible]	وظائف طلبہ	١٠٠٣ [illegible]
متفرقات	٢١٧ [illegible]	سامان خوراک طلبہ	[illegible]
		روشنی مدرسہ	[illegible]
		خرید کتب دفتر	[illegible]
		جلد بندی	[illegible]
		آرائش مدرسہ	١٦٢ [illegible]
		اخراجات ڈاک	[illegible]
		طبع روئداد	[illegible]
		خرید جائداد	[illegible]
		مرمت جائداد	[illegible]
		مالگزاری جائداد	[illegible]
		اسباب ضروری	[illegible]
		سامان متعلق ڈاکٹری	[illegible]
		انعام طلبہ	[illegible]
		سائر خرچ ومتفرقات	[illegible]

شکریہ

...میں نہایت ادب سے جناب صدر انجمن صاحب بہادر اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے ...حضار جلسہ میرے اس خیال میں دل سے شریک ہوں گے۔ اور جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی کا ...مشکور ہوں کہ صاحب ممدوح نے حسب عادت اپنی فراخ حوصلگی سے ایک کتاب مطبوعہ قسطنطنیہ قیمتی [illegible] مدرسہ کو عنایت فرمائی

تقریر نواب محسن الملک بہادر سالانہ جلسہ مدرسہ طبیہ دھلی بر

جناب صدر انجمن صاحب - میں چند سال سے اس جلسہ میں شریک ہوا کرتا ہوں صرف پچھلے
مدرستہ العلوم اور سرسید احمد میموریل فنڈ کیوجہ سے مجھے باہر جانا پڑا اور یہاں نہ آسکا جس کا مجھے
افسوس رہا مگر آج پھر اس جلسہ میں شریک ہونے کی عزت اور خوشی نے میرا رنج دور کردیا اور میں
دیکھکر کہ مجلس کی شان و شوکت ویسی ہی ہے جیسی کہ ہمیشہ ہوا کرتی تھی اور مختلف طبقہ کے
حضرات اوسی شوق و ذوق سے شریک ہیں جیسے کہ ہمیشہ شریک ہوا کرتے تھے اور حاضرین کی
اور قسمت و ضلع کے حکام کی ہمدردی بھی ویسی ہی نظر آتی ہے - جیسی کہ پچھلے جلسوں میں نظر
تھی نہایت خوش ہوں - اور اس ظاہری حالت کو دیکھکر مجھے امید تھی کہ مدرسہ کی ترقی اور طلبہ کی
اور سرمایہ کی فراہمی بھی اطمینان اور خوشی کے لائق ہوگی مگر افسوس ہے کہ اوس رپورٹ کے سننے
جو اس مدرسہ کے بانی اور اس انجمن کے سکرٹری جناب حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب
سنائی وہ خوشی کے خیالات بالکل جاتے رہے اور وہ خیالی توقعات مایوسی سے بدل گئے
کار ثابت ہوا کہ یہ مدرسہ بھی ایک مسلمانی مدرسہ اور یہ انجمن بھی ایک مسلمانی انجمن ہے اور مسلمانوں
غفلت اور بے توجہی اور زبانی ہمدردی اور پست ہمتی اور بدنصیبی کا اثر یہاں بھی ویسا ہی ہے جیسا
اس زمانہ میں مسلمانوں کے ہر قومی کام میں نظر آتا ہے اور گو مسلمانوں کی حالت اور اُنکے قلب
ماہیت کے لحاظ سے جو کچھہ میں نے یہاں دیکھا اور سنا اوسپر کچھہ تعجب کرنے کی وجہ نہیں ہے مگر
خیال سے کہ اور قومی کاموں میں جس کو بعض نیک دل اور بہی خواہان قوم نے ہندوستان کے
مختلف مقامات میں جاری کیا ہے ہمارے بھائیوں نے کوئی نہ کوئی حیلہ مدد نہ دینے اور غفلت
اور بے توجہی کو کسی نہ کسی پردہ میں چھپانے کا پیدا کر رکھا ہے مگر اس مدرسہ اور اُسکے بانی

نسبت کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ وہ مدد کی مانع ہوتی یا اوسکے لئے کوئی حیلہ شرعی پیدا ہو سکتا اور اسی لئے مجھے اس مدرسہ کے ترقی نہ کرنے اور اُسکے لئے کافی سرمایہ جمع نہونے پر تعجب ہے اور میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس مدرسہ کو مدد نہ دینے کے لئے کیا عذر کیا جاتا ہے اور وہ کونسے اسباب ہیں جو اُسکے مانع ہیں۔

کیا ۱ اسکا بانی فاسد العقیدہ ہے اور مسلمانوں کو اوسکے عقائد پر دہریت اور کفر کا شبہ ہے اور اوسکے کام میں مدد کرنے کو وہ اعانت فی الکفر والفسق سمجھتے ہیں یا وہ ایسا شخص ہے جسکی عزت اور جسکا رسوخ قوم میں نہیں ہے۔

یا ۲ وہ کام جو یہاں شروع کیا گیا ہے کوئی بدعت سیئہ ہے جو جاری کیگئی ہے اور وہ ہمارے آبا واجداد اور پچھلے بزرگان ملت کے طور وطریقوں کے خلاف ہے اور مثل اور نئی باتوں کے صرف یورپ کی تقلید و پیروی کے خیال سے وہ کام اختیار کیا گیا ہے۔

یا ۳ وہ تعلیم جو اس مدرسہ میں دیجاتی ہے ہمارے ملکی اور قومی خیالات کے خلاف ہے اور وہ نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور قوم کو اوسکی خواہش اور طبیعت کے برعکس اوسپر آمادہ کیا جاتا ہے۔

یا ۴ گورنمنٹ وقت اور ہمارے حاکم اسکے مخالف ہیں اور اس مدد کرنے سے اونکی نارضامندی کا خیال ہے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ اس کام میں مدد نہیں کیجاتی اور وہ عذر کیا ہے جو اسمیں اعانت نہ کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے جہاں تک میں خیال کرتا ہوں ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں اس مدرسہ اور اسکے بانی کی نسبت نہیں کہنا بانی مدرسہ یعنی جناب حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب بجائے اسکے کہ فساد عقائد میں بدنام ہوں اونکی دینداری اور پابندی صوم وصلوٰۃ مشہور ہے اور وہ سچے اور پکے مسلمانوں کے عمدہ نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔ اونکے مذہبی خیالات میں نئی

روشنی کی جھلک پائی جاتی ہے۔ نہ اونکے طرز معاشرت میں کوئی نشان جدید شایستگی کا معلوم ہوتا ہے
بلکہ سر سے قدم تک جدھر دیکھو مسلمانی ہی مسلمانی نظر آتی ہے۔ اونکی صورت اور سیرت معاشرت اور
مجالست پوشاک و خوراک بود و باش ہر چیز ایسی ہے کہ جو مسلمانوں کے خیالات اور طبیعت کے موافق ہے
اور جس کو ہر مسلمان نہایت عزت اور خوشی سے دیکھتا ہے دینداری اور حسن عقائد کے علاوہ وہ بلحاظ
خاندانی شرف کے بھی نہایت مشہور اور ممتاز ہیں اور شاہی زمانہ سے لیکر اب تک نہایت اعلےٰ درجہ
کے معزز مسلمانوں میں ہیں اون کا خاندان قدیم زمانہ سے مرجع خلایق رہا ہے اور وہ خود بھی اپنے
مکارم اخلاق اور محاسن عادات اور پاکی طبیعت اور ملکی اور قومی ہمدردی کے لحاظ سے فخر خاندان
بلکہ فخر قوم سمجھے جاتے ہیں اور کیا ہندو اور کیا مسلمان سب کے دلوں میں اونکی نہایت عزت و وقعت ہے
ذاتی رسوخ بھی اونکا ایسا ہے کہ دہلی والے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جنکو اونکے ساتھ
باہر جانے کا اتفاق ہوا ہے اوس سے اونکی مقبولیت اور مرجعیت عام دیکھکر مسرت آمیز تعجب
ہوتا ہے غرضکہ اونکی ذاتی حالت بلحاظ دینی خیالات کے اور بہ نظر طرز معاشرت کے اور بوجہ مکارم اخلاق کے
ایسی ہے کہ جسقدر مسلمان اس کام میں اونکی مدد کرتے وہ کم تھی۔ اب رہا دوسرا سبب کہ آیا یہ کام سلف
کے طریقوں کے خلاف ہے اور یورپ کی کورانہ تقلید پر شروع کیا گیا ہے یہ بھی اس پر صادق نہیں
آتا بلکہ برعکس اسکے یہ زندہ رکھنا اوس طریقہ کا ہے جو اسلام کے عروج کے ابتدائی زمانہ سے
اب تک ہمارے بزرگوں میں جاری رہا ہے اور قایم اور باقی رکھنا اوس سنت کا ہے جس کو ہر زمانہ اور
ہر ملک میں ہمارے بزرگوں نے نہایت شوق سے جاری رکھا اور جسکی وجہ سے ساری دنیا میں
وہ مشہور اور نامور اور ہزار برس تک یورپ کے معلم اور رہنما رہے ہے۔

صاحبو۔ علم طب وہ علم ہے جسکو اگرچہ مسلمانوں نے یونانیوں سے لیا مگر اوسمیں بہت ترقی
کی اور ایسے اسکو بڑھایا اور اوسمیں اتنی نئی تحقیقات کی اور تصنیفیں کیں کہ اپنے اوستاد یونانیوں سے

بہت بڑہ گئے اور ہمارے بزرگوں میں ایسے نامور طبیب گذرے جنہوں نے جالینوس اور بقراط سے بھی بڑہکر اس فن میں کمال حاصل کیا اُنکی تصنیفات کا ترجمہ لیٹن زبان میں کیا گیا۔ یورپ کے مختلف مقامات میں وہ چھاپی گئیں اور ایک ہزار برس تک اونہیں کا درس وہاں ہوتا رہا۔ بقراط اور جالینوس کی کوئی کتاب یورپ کے مدارس طبیہ میں داخل نہتھی بلکہ سترہویں صدی تک بوعلی سینا اور ابوبکر رازی ہی کی کتابیں پڑہائی جاتی تہیں۔

جابر ابو موسے ہمارے ہی قوم وملت کا تہا جسنے آٹھویں صدی عیسوی میں اون مرکبات کو ایجاد کیا اور اون ابتدائی عملیات عرق کشی وغیرہ کو جاری کیا جنسے یونانی بالکل ناواقف تہے اور ہزار برس پہلے وہ انکشافات اور ایجادیں شایع کیں کہ اگر وہ نہ ہوتیں تو یورپ کے بڑے نامور موجد بہی کچہہ نہ کر سکتے تہے۔ اسکی کتاب نتایج التکمیل کا ترجمہ سنہ ۱۶۷۲ء میں فرانسیسی میں ہوا اور اوس سے اس فن میں یورپ کو بہت بڑی مدد ملی۔

ابوبکر محمد ابن زکریا رازی جو یورپ میں الرازی کے نام سے مشہور ہے اور جو نویں صدی میں پیدا ہوا تھا ہمارے ہی بزرگوں میں سے تہا جسکی تصانیف کا ترجمہ لیٹن زبان میں ہوا اور جسکی کتابیں اب سے چارسو برس پہلے وینس اور پیرس میں چھاپی گئیں۔ اور یورپ کے طبی دارالعلوموں میں ایک مدت اسکی تصنیفات درس میں رہیں۔ ابوبکر رازی ہی وہ شخص تہا جسنے بقراط اور جالینوس وغیرہ نامور حکمار یونان کی بہت سی غلطیاں نکالیں اور معالجات میں اکثر اونسے اختلاف کیا اور وہ یورپ کا اوستاد صدیوں تک مانا گیا اوسکی کتاب کا ترجمہ سنہ ۱۲۷۹ء میں کیا گیا۔ اور سولہویں صدی کے شروع میں جبکہ یورپ میں چھاپہ کا فن ایجاد ہوا اوسکی کتاب کا ترجمہ چھاپا گیا۔

بوعلی سینا کا نام اوس سے کچہہ کم یورپ میں مشہور نہ تھا جتنا کہ ہم مسلمانوں میں مشہور ہے اوسکی تصنیف کا اثر یورپ میں اتنے زمانہ تک رہا کہ اُسے ملک الاطبا کہتے ہیں اوسکی تصنیفات کا ترجمہ تمام

دنیا کی زبانوں میں ہوا اور دس صدی تک طب کا دار و مدار انہیں پر رہا فرانس اور اٹلی کے دار العلوموں میں طبی تعلیم کی بنا اوسکی تصنیفات پر رہی اور اٹھارہویں صدی تک اوسکی تصنیفات طبع ہوتی رہیں۔ اوسکی تصنیفات کی قدر و منزلت کا جو یورپ میں تھی اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اوسکا قانون جو یورپ میں جاری تھا اوسکو بقول ایک فرانسیسی عالم کے فرانس میں متروک ہوئے پچاس سال سے زیادہ کا زمانہ نہیں گذرا۔

ابن رشد بھی مسلمان ہی تھا جو بارہویں صدی عیسوی میں اسپین کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوا اور اوسکی تصنیفات طب میں مثل اسکی دیگر کتابوں کے جو فلسفہ اور حکمت پر تھیں بار بار یورپ میں طبع ہوتی رہیں۔

ابو مروان عبد الملک ابن زہر بھی ہمارے ہی قوم کا تھا جسنے بارہویں صدی عیسوی میں بڑی شہرت حاصل کی اور جس سے جراحی اور معالجات اور خواص الادویہ تینوں کو یکجا کر دیا اور جسکے خیالات اب تک ان معاملات میں صحیح اور درست ثابت ہوئے۔

شیخ ابو القاسم ابن عباس اندلسی بھی ہمارے ہی نامور اسلاف میں سے تھا جو گیارہویں صدی عیسوی میں ہوا ہے جسنے بہت سے آلات جراحی ایجاد کئے اور جنکی تصویریں اوسکی کتابوں میں درج ہیں۔ ایک یورپ کا عالم لکھتا ہے کہ ان کل جراحیوں کا جو چودہویں صدی عیسوی کے بعد گذری ہیں اوسکی تصنیفات پر دار و مدار تھا اوسکی تصنیفات کی قدر و منزلت کا جو یورپ میں تھی اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ۱۴۹۷ء میں اسکی پہلی کتاب لیٹن زبان میں طبع ہوئی اور اخیر تصنیف اوسکی سنہ ۱۸۱۶ء میں جسکو چالیس برس سے بھی کم عرصہ ہوتا ہے یورپ میں چھاپی گئی۔

سلرنو جو اٹلی کے جنوب میں ایک بہت خوش آب و ہوا مقام ہے وہاں زمانہ متوسطہ

میں ایک نہایت مشہور مدرسہ طبیہ تھا اور تمام مورخین یورپ اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس مدرسہ کی شہرت جو یورپ میں اول سمجھا جاتا تھا۔ عربوں ہی کے سبب سے تھی۔ ایک فرانسیسی عالم لکھتا ہے کہ نویں صدی عیسوی کے وسط میں جسوقت نارمنوں نے جزیرہ صقلیہ اور اٹلی کے اوس حصہ کو جو عربوں کے قبضہ میں تھا لیلیا اونہوں نے اونکے مدرسہ طبیہ کی بھی ویسی ہی حمایت کی جیسی کہ کل دوسرے اسلامی نظامات کی اور ایک مشہور عالم عرب کو اس مدرسہ کا منتظم مقرر کیا اور عربی تصانیف طبیہ کا ترجمہ لیٹن میں کرایا اور درس میں رکھا۔

حضرات۔ تاریخ سے ناواقفیت اور اپنے بزرگوں کے حالات سے لاعلمی بھی کیا بری چیز ہے جس سے انسان نہایت خطرناک غلطی میں پڑتا ہے اور خود اپنی نگاہوں میں اپنے آپ کو سبک اور خفیف سمجھتا ہے۔ اسی علم طب کی نسبت اگر مسلمان اپنی تاریخ دیکھیں اور جو فرق ہمارے بزرگوں کی حالت میں یورپ کے عیسائیوں سے تھا اوسپر مورخانہ نظر ڈالیں تو نہایت دلخوش کن خیالات قومی فخر و عزت کے اونکے دل میں موجزن ہوں اور اپنے بزرگوں کی احیاء سنت کا تازہ جوش پیدا ہو۔ افسوس ہے کہ ہمارے بیخبر اور ناواقف بھائی مسلمانوں کو یہ بھی تو معلوم نہیں ہے کہ اونکے بزرگ اوس زمانہ میں جبکہ اہل یورپ وبا اور طاعون وغیرہ دوسری سخت بیماریوں کو مذہبی گناہوں کی سزا سمجھتے تھے اور اپنے پیروں اور ولیوں کی پرستش اور اونکی قبروں کی مٹی اور اونکے دم کیئے ہوئے پانی کو اوسکا علاج سمجھتے تھے اوسوقت ہمارے بزرگ اون امراض کو غلاظت اور تعفن کا نتیجہ اور طبی احکام کی مخالفت کے گناہوں کی سزا سمجھتے تھے اور جسم اور مکان اور راستوں کی صفائی اور طبی ہدایتوں پر عمل کرنے کو اون امراض کے دور کرنے کا ذریعہ بتلاتے اور اوسپر عمل کرتے تھے۔ بسنہ ۱۷۲۱ء میں جسوقت لیڈی میری ورٹلی مانٹی گو نے قسطنطنیہ سے ٹیکا لگانے کی مسلمانی ایجاد کو یورپ میں داخل کیا تو یورپ کے مذہبی علماء نے اوس کی اسقدر مخالفت کی کہ

اگر انگلنڈ شاہی خاندان نے اوس ایجاد کو قبول نہ کیا ہوتا تو ہرگز کام میں نہ لائی جاتی۔
اور اس بات سے یورپ بھی انکار نہیں کرتا کہ مسلمانوں نے علوم طبیہ کی ہر شاخ میں عموماً اور
علامات امراض اور قرابادین اور ادویات اور طرق علاج اور فن جراحی میں خصوصاً بہت بڑی ترقی
کی اور ادویہ مرکبہ کے تو گویا وہ موجد ہیں اور اکثر مرکبات جو اسوقت تک مستعمل ہیں۔ شربت لیپ۔
ضماد۔ دہنیات روغن۔ عرقیات وغیرہ اونہیں سے یورپ کو پہنچے ہیں۔ دواؤں کے استعمال کے
وہ طریقے بھی اونہوں ہی نے نکالے ہیں جو اب اتنے زمانہ کے بعد نئی ایجادوں کے نام
سے مشہور کیئے جاتے ہیں۔ اور اس علم کے جاننے والے اور اسمیں کمال رکھنے والے عالم مسلمان
اس کثرت سے گذرے ہیں کہ بقول ایک جرمنی مورخ کے اونکی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ ہے
اور اوسپر تعجب یہ ہے کہ نہ صرف وہی مسلمان عالم طب کے جاننے والے تھے جو دنیاوی علوم میں
مشہور گذرے ہیں بلکہ تاریخ ہمکو بتاتی ہے کہ اکثر بڑے بڑے مفسر اور متکلم اور فقیہ جو علوم دینیہ میں پیشوا
اور امام سمجھے جاتے تھے وہ طب میں بھی اور نہ صرف طب میں بلکہ مطب میں بھی نہایت کمال رکھتے تھے

خلفا اور سلاطین اسلام نے بھی اس علم کیطرف ایسی توجہ ظاہر کی اور اس علم کے جاننے
والوں کی ایسی قدر کی ہے کہ جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی اور بلالحاظ ملت و مذہب کے اونہوں
نے طبیبوں کی ایسی قدر کی اور دربار میں ایسے درجے دئے کہ مشکل سے اس زمانہ کے مسلمانوں کو
جو خود اپنی تاریخ سے ناواقف ہیں یقین آسکتا ہے۔ میں بطور مثال کے صرف ایک نام لیتا ہوں۔ تیسری
صدی میں جبریل بن بختیشوع نامی ایک طبیب عیسائی مامون کے دربار میں تھا جسکو ایک لاکھ پندرہ
ہزار درہم ماہوار خزانہ سرکاری سے ملا کرتے تھے۔ اور علاوہ تنخواہ کے جو اور وقتوں میں اوسے
خلیفہ دیا کرتا تھا اوسکی تعداد لاکھوں تک پہونچتی ہے اور زر عطیہ شاہی کے علاوہ خاندان شاہی
اور دربار وزارت سے جو روزینے اسکے مقرر تھے اوسکی سالانہ تعداد ستائیس لاکھ درہم تھی اور یہ قدر دانی نہ صرف

ایک خلیفہ اور ایک سلطان کے اوپر محدود تہی بلکہ تم ایسی صدہا نظیریں پاؤ گے۔ اگر تم صرف طبقات الاطبا
کو اوٹھا کر دیکھو جو ساتویں صدی ہجری میں تالیف ہوئی اور جسکا مصنف ایک مشہور عالم ابن ابی اصیبعہ ہے
اگلے زمانہ کو جانے دو تمہارے دلّی کے بادشاہ اور امیر اور ہندوستانی ریاستوں کے رئیس
اور امرا کے درباروں اور گہروں میں جو عزت طبیبوں کی تہی اور جس طرح کی نازبرداری وہ طبیبوں کی
کرتے تھے اوسکے دیکھنے والے اب بھی موجود ہیں۔ اور اسکو بھی جانے دو اب بھی اس گئے گذرے
زمانہ میں جو قدر و منزلت یونانی طبیبوں کی رئیسوں اور امیروں میں ہے اور پبلک کو اونکی طرف
جیسا میلان اور رغبت اور اونکے علاج کے فائدہ پر جسقدر اعتقاد اور اطمینان ہے وہ تم سب
جانتے ہو اور خود اس مدرسے کے بانی حاذق الملک اور اون کا سارا خاندان اسپر شاہد ہے کہ صرف
اسی علم طب کیوجہ سے وہ آج نہ صرف دہلی بلکہ ہندوستان کے اکثر حصّوں میں مشہور اور معزز ہیں
اور اسی علم کیوجہ سے اونکو وہ عام مقبولیت حاصل ہے کہ کسی بڑے رئیس اور بڑے امیر کو بھی
حاصل نہ ہوگی۔

پس جب یہ خیال کیا جاوے کہ اس مدرسہ میں وہ علم سکہایا جاتا ہے جسکی تعلیم مذہبی علوم کی تعلیم کے برابر
مسلمانوں میں جاری تہی اور جسکی تکمیل اور ترقی میں مسلمانوں نے تمام دنیا میں اعلے درجہ کی عزت
اور شہرت حاصل کی تہی اور جسکی شاگردی کا یورپ کو اب تک اقرار ہے۔ اور جنکی تصنیفات ہزار
برس تک یورپ کی درسگاہوں میں جاری رہیں تو اس علم کی تعلیم جاری کرنا گویا اپنے بزرگوں
کا نام زندہ کرنا اور اپنے آبائی طریقوں کو قایم رکہنا ہے۔ پہر سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیوں مسلمان
اس طبیہ مدرسہ کی مدد کرنے اور اوسکی مالی حالت کو ترقی دینے میں تامل کرتے ہیں۔

یہ امر بھی مدد دینے کا مانع نہیں خیال کیا جا سکتا کہ جو تعلیم اس مدرسہ میں دیجاتی ہے ملکی
اور قومی خیالات کے مخالف ہے اور قوم اپنی عادت اور طبیعت کے برعکس اوسپر آمادہ کیجاتی ہے۔

اسلیئے کہ گو ڈاکٹری کو کیسی ہی کچھ ترقی اس زمانہ میں ہوئی ہو اور ہر شہر اور قصبہ میں گو کتنے ہی شفاخانے قایم کیئے گئے ہوں مگر ملک اور قوم کے بڑے حصہ کو ابھی تک جو اعتقاد یونانی مطب پر ہے وہ ڈاکٹری علاج پر نہیں ہے اور کہنہ امراض کے لیئے تو عموماً یونانی ہی طب مفید سمجھی جاتی ہے اور ہر شہر اور قصبہ میں یونانی طبیبوں کی طرف اب تک بہ نسبت ڈاکٹروں کے لوگوں کی زیادہ رغبت ہے۔ مگر چونکہ لایق طبیب اور ذیعلم حکیم روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں اور یونانی مطب کے لئے گورمنٹ کی طرف سے کوئی شرط اور قید نہیں ہے نہ اوسکے لئے کوئی ڈگری اور سند مقرر ہے اسلیئے جاہل طبیب روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور باوجود نہ جاننے اس فن کے لوگوں نے اپنے آپ کو طبیب مشہور کرکے مطب کی دوکان جاری کر رکھی ہے اسلیئے اوس سے بہت بڑا نقصان ہوتا ہے اور لوگوں کی جانیں خطرہ میں پڑتی ہیں اور یہ ایک ایسی مصیبت ہے کہ جسکا انسداد خود گورمنٹ کو کرنا مناسب تہا۔ مگر جبکہ گورمنٹ نے اسمیں دست اندازی کرنا مناسب نہ جانا تو وہ تدبیر جو ہمارے معزز دوست حکیم حاذق الملک نے اختیار کی وہ نہایت قدر کے لایق تھی یعنی ایک تعلیم یافتہ قوم یونانی طبیبوں کا تیار کیا جائے اور جسطرح اور علوم و فنون کی باقاعدہ تعلیم ہوتی ہے یونانی طب کی بھی تعلیم دیجائے۔ اور جو لوگ اس علم کو حاصل کریں اونکے باقاعدہ امتحان لئے جائیں اور جو امتحان میں پورے اوتریں اونکو سند دیجائے تاکہ جاہل اور نادان طبیبوں کے ہاتھ سے جو نقصان پبلک کی جانوں کو پہونچ رہا ہے اوس سے خدا کی خلق محفوظ رہے اور دیجائے جاہل طبیبوں کے تعلیم یافتہ طبیب مل سکیں۔ اور یہ وہ تدبیر تھی کہ قوم اور ملک کی خواہش اور طبیعت کے موافق تھی اور اوسکے مذاق کے مطابق اور اس لحاظ سے یہ امید کرنا بیجا نہ تھا کہ یونانی طب کی طرف رغبت کرنے والے اور نادان طبیبوں سے خلق خدا کو بچانے والے اس مدرسہ کی ایسی مدد کرتے کہ وہ میڈیکل کالج کے درجہ

پر پہونچ جاتا اور حکیم حاذق الملک کو اپنے تجربہ اور خیالات کے موافق اصلاح کرنے اور یونانی طب کو زمانہ حال کی ضروریات کے موافق بنانے کا موقعہ ملتا اور ڈاکٹری اور یونانی طب میں جو پیوند لگانا اور دونوں قسم کے طرق علاج کو مناسب طریقہ سے باہم ملانا جس طرح وہ چاہتے ہیں اُسے وہ اچھی طرح کر سکتے اور اوس قابلیت اور تجربے سے جو اونکو طب میں حاصل ہے کچھ تعجب نہ تھا کہ وہ اپنے خیالات کو اِس خوبی سے ظاہر کرتے اور اِس مدرسہ کو ایسی ترقی دیتے کہ پبلک اُس طرف پوری متوجہ ہوتی اور اُس سے پورا فائدہ اُٹھاتی اور گورنمنٹ کا التفات بھی اوسکی طرف ہوتا اور کیا عجب ہے کہ ایک دن ایسا آتا کہ مثل ڈاکٹری کے یونانی طب کے حاصل کرنے والوں کو بھی گورنمنٹ کی طرف سے ڈگریاں اور درجے ملتے مگر اسپر بھی جب ہم دیکھتے ہیں کہ اون لوگوں کی طرف سے بھی اِس مدرسہ کو .... مدد نہیں پہونچتی جو یونانی طب کی طرف نہایت راغب ہیں تو نہایت تعجب ہوتا ہے اور یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ کہیں گورنمنٹ کی بے توجہی یا حکّام کی نارضامندی کا خیال تو مانع امداد نہیں ہے مگر یہ صرف یہ ایک بے اصل خیال ہے اور مشاہدہ اسکے بالکل برعکس ہے اسلئے کہ گو بمقابلہ اوس ترقی کے جو ڈاکٹری نے اس زمانہ میں کی ہے گورنمنٹ اور وقت کے حاکم یونانی طب کو خود جاری کرنا پسند نہ کریں اور نہیں کرتے مگر وہ خیال سے گورنمنٹ کے اعلےٰ عہدہ دار ابتدا سے اس مدرسہ کی طرف متوجہ رہے ہیں اور امید ہے کہ آیندہ بھی رہیں ایک یہ کہ اِس گورنمنٹ کا اصول یہ ہے کہ جس کام کو پبلک اپنے لئے مفید سمجھکر کرے اور فی نفسہ اوس سے کسی قسم کا فائدہ ہو یا کم سے کم اوسمیں گورنمنٹ اور پبلک کا ضرر نہو اوسمیں مداخلت نہ کیجائے بلکہ کام کرنے والوں کی ہمّت بڑھائی جائے اور اونکے کام مہربانی کی نظر سے دیکھے جائیں دوسرے یہ کہ وہ اِس امر کو ضروری اور مفید سمجھتے ہیں کہ بجائے جاہل اور نادان طبیبوں کے سندیافتہ اور تعلیم پائے ہوئے طبیب مطب جاری کریں اور اسیوجہ سے

قسمت وضلع کے حکّام ہمیشہ اِس جلسہ میں شریک ہوتے اور اس کام کو استحسان کی نظر سے دیکھتے اور کام کرنے والوں کی ہمت بڑہاتے ہیں اور اس لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس مدرسہ کی مدد گورنمنٹ کی نگاہ میں قابل قدر ہوگی اور مدد کرنے والے عزت کی نظر سے دیکھے جائیں گے مگر افسوس ہے کہ باوجود اسکے کہ کوئی امر مدد کا مانع نہیں ہے بلکہ برخلاف اسکے جو وجوہ مدد دینے کی خیال میں آئیں وہ سب موجود ہیں مگر اسپر بھی افسوس ہے کہ قوم مدد نہیں کرتی۔

ہم لوگوں میں سخت عیب یہ ہے کہ جس کام کو مفید بھی سمجھتے ہیں اور جسکی طرف رغبت بھی رکھتے ہیں اور جسکی ضرورت کو بھی تسلیم کرتے ہیں اوسمیں کچھ مدد نہیں کرتے اور سوائے زبانی باتوں کے اصلی توجہ اوس طرف کچھ بھی نہیں کرتے۔ اور اسی سبب سے ہمارے عام کام ابتر اور ہماری تمام انجمنیں ذلیل اور ہمارے تمام قومی کام مبتذل اور ہماری قوم کے تمام بہی خواہ دل شکستہ اور مایوس رہتے ہیں اور کسی کام کا جو ہم لوگ کرتے ہیں مدرسہ ہو یا کالج شفاخانہ ہو یا یتیم خانہ ندوہ ہو یا کانفرنس دارالعلوم علیگڈہ ہو یا مدرسہ طبیہ دہلی ہر جگہ قوم کا مرثیہ پڑہا جاتا اور سرمایہ نہ ہونے پر ہر جگہ نوحہ سُنایا جاتا ہے۔ اِس عام شکایت سے نہ کوئی انجمن خالی ہے نہ کسی قومی کام کرنے والے کی زبان پر حسرت وافسوس کے سوا کوئی دوسری صدا ہے۔

اور چونکہ انسانی خصلت کا خاصہ ہے کہ تا بامکان اپنے آپ کو الزام اور ملامت سے بچائے اسلیئے جہاں تک ہوسکتا ہے مدد دینے اور اپنی غفلت اور بیدردی اور دوں ہمتی چھپانے کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ اور عذر پیدا کر لیا جاتا ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مدرستہ العلوم علیگڈہ اور اوسی قسم کی اور درس گاہوں کو جنکو بعض بہی خواہان قوم نے قایم کیا ہے یہ کہکر مدد دینے سے اغماض کیا جاتا ہے کہ یہ تعلیم فی نفسہ دین ومذہب کے برخلاف کفر والحاد کی پہیلانے والی ہے۔ ندوہ کو بہی ہم دیکھتے ہیں کہ اوسکی مخالفت کی صدائیں اس بنا پر بلند کیجاتی ہیں کہ اوسمیں

مختلف فرقے مسلمانوں کے شریک کیے گئے ہیں اور وہ فرقے مسلمانوں کے جنکو متقشفین فقہانے کافر اور فاسق قرار دیا ہے شریک کیے جاتے ہیں اور اس طرح خدا اور رسول کی مخالفت کیجاتی ہے اور اسلیئے اونہیں مدد دینا ممنوع و حرام بتایا جاتا ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ مدرسہ طبیہ میں مدد دینے کا کیا عذر پیش کیا جاتا ہے اسکی مخالفت میں سینے تو نہ کسی دین دار عالم سے کوئی بات سنی نہ کسی دولتمند دنیا دار سے۔ لیکن یہاں بھی بے توجہی قوم کا وہی رونا ہے جو ہر جگہ رویا جاتا ہے آخر اس عام اور مشترک مصیبت کا سبب کیا ہے۔ میرے نزدیک اسکے سبب کے تلاش کرنے میں کچھ زیادہ غور و فکر کی حاجت نہیں ہے قوم کی غفلت اور ملکر کام نہ کرنے کی عادت اور قومی قوتوں کی تفریق اسکا اصلی باعث ہے۔

یورپ کے قومی کاموں پر جب ہم نظر کرتے ہیں اور اوسکی کامیابی کو دیکھتے ہیں کہ جو کام قوم کی بہبودی اور فلاح کا شروع کیا جاتا ہے وہ کمال کے اعلےٰ درجہ پر پہونچ جاتا ہے اور مدرسہ ہو یا کالج شفاخانہ ہو یا یتیم خانہ مذہبی انجمن ہو یا علمی سوسائٹی ہر ایک کام میں عظمت و جلال اور شوکت و اقبال کی صورت نظر آتی اور اوسکے سرمایہ کی مقدار اور تعداد دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے۔ اوسکا سبب صرف یہ ہے کہ وہاں ہر شخص کو قوم کا خیال ہے اور ہر فرد بشر اپنے آپ کو قومی جسم کا ایک عضو سمجھتا ہے اور ہر متنفس کو ملکر کام کرنے کی عادت ہے اور ہر کام متفقہ کوشش سے کیا جاتا ہے اور ہر شخص اپنی طبیعت اور خیال کے موافق ہر ایک کام میں جسکو وہ قوم کے لیے مفید سمجھتا ہو مدد دیتا اور بقدر اپنی حالت اور حیثیت اور استطاعت کے شریک ہوتا ہے اسلیئے وہاں جو کام شروع کیا جاتا ہے وہ پورا ہوتا ہے اور اسی سبب سے دنیا میں اُنکی عزت اور عظمت کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ قوم ہر بات میں روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے اور سلطنت ہو یا تجارت علم ہو یا تمدن تہذیب ہو یا شایستگی ہر چیز میں دنیا پر مسلط ہوتی جاتی

اور ایشیا کے ہر حصہ میں اپنی بزرگی اور برتری کا حق پیدا کرتی جاتی ہے اور ایشیا کی دوسری قومیں خودغرضی اور اختلاف اور غفلت اور نزاع کے سبب سے اپنے حقوق چھوڑتی جاتی اور یورپ کی محکوم اور مغلوب ہوتی جاتی ہیں۔

اگر دنیا کی تاریخ پر خیال کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کسی قوم نے بغیر اتفاق اور اتحاد کے ترقی نہیں کی اور کسی قوم کا زوال سوائے باہمی نزاع اور خودغرضی کے نہیں ہوا۔ پرانی قوموں کی تاریخ کے بوسیدہ صفحے ڈھونڈھنے کی کیا حاجت ہے مگر خود اپنی قوم کی ترقی اور زوال کی تاریخ دیکھنی کافی ہے۔ مسلمانوں نے اس دنیا میں جیسی ترقی کی اور اون کا عظمت و جلال جیسا کچھ دنیا نے دیکھا اوسکا سبب بھی صرف اتفاق اور اتحاد تھا۔ اور صرف قومی قوتوں کے اجتماع نے کیا بلحاظ سلطنت کے کیا بہ نظر علم کے اور کیا بہ خیال تمدن و تہذیب کے اونکو تمام دنیا کی قوموں میں معزز اور ممتاز کر دیا تھا اسی اتحاد نے ایک ایسا اسلامی جسم پیدا کر دیا تھا جسمیں آزادی اور زندہ دلی کی روح تھی جس کی رگوں میں غیرت و حمیت کا خون تھا۔ جسکے دل میں ترقی کا جوش اور تکمیل کا ولولہ تھا جسکے بازو پر برکت کے فرشتے سایہ فگن تھے۔ جسکے سامنے تعصب و جہالت کے ہیبت ناک دیو سجدہ کرتے تھے۔ اور جسکے قدموں کے تلے خودغرضی اور غفلت و کاہلی کے ناپاک بھوت روندے جاتے تھے جب تک اتفاق اور اتحاد کی روح اس اسلامی جسم میں باقی رہی ہر کام اوسکا درست رہا۔ اور اوسکی ہر بات میں ترقی ہوتی رہی مگر جب وہ روح کمزور ہونے لگی اور اضمحلال شروع ہوا اوسکے ہر فعل میں ابتری اور ہر کام میں خرابی پیدا ہوئی یہاں تک کہ اب وہ ایک جسم رہگیا ہے جسکی جان نکل گئی ہے یا اگر کچھ باقی ہے تو صبح شام نکلنے والی ہے اب اوسکی صحت اور قوت کا اعادہ مشکل اور نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کہاں ہے روح القدس میں کہ پھر اس جسم بیجان میں جان ڈالے اور کہاں ہے مسیحا نفس جو قم باذن اللہ کہکر اسے زندہ کرے

بظاہر کچھ اُمید نہیں ہے کہ یہ مریض اچھا ہو یا یہ مردہ زندہ ہو یعنی ہماری منتشر قوتیں پھر مجتمع ہوں
اور ہمارا کوئی قومی کام پورا ہو۔

جناب حکیم حاذق الملک صاحب اگرچہ اس مدرسہ طبیہ میں مدد نہ کرنے کی قوم گنہگار ہے
اور سخت گنہگار ہے مگر آپ مجھے معاف کرینگے کہ اس گناہ میں میں آپ کو بھی شریک دیکھتا ہوں
جو قومی کام اور لوگوں نے شروع کئے ہیں وہ قوم سے مدد لینے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش
کرتے ہیں اور قوم اگر اونکی مدد نہیں کرتی تو وہ مجبور ہیں کیونکہ سوائے رغبت دلانے یا ملامت
کرنے کے کوئی دوسرا ذریعہ اونکے پاس ایسا نہیں ہے کہ وہ قوم کو مدد دینے پر مجبور کرسکیں
مگر آپ کی حالت بالکل اسکے برخلاف ہے اگر آپ چاہتے تو قوم سے بہت کچھ مدد لے سکتے
اور اگر آپ کو منظور ہوتا تو اب تک اس مدرسے کے لئے بہت بڑا سرمایہ جمع کر لیتے میں دیکھتا ہوں
کہ آپ کا گھر خیراتی شفاخانہ ہے اور صبح سے شام تک دوا لینے کے لئے صدہا بیمار جمع رہتے
ہیں اور یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب غریب اور مفلس ہی نہیں ہیں بلکہ دولتمند اور
صاحب استطاعت بھی ہوتے ہیں اور آپ بلا امتیاز مفلس اور دولتمند کے سب کا مفت
علاج کرتے ہیں بلکہ دوا بھی اپنے پاس سے دیتے ہیں اور اس طرح پر صدہا روپیہ آپ
اپنی ذات کا اس کام میں صرف کرتے ہیں گو یہ ایک بڑی فیاضی کا کام ہے اور ہر طرح سے آپکی
قدر و منزلت کے شایاں ہے اور اسی سبب سے آپکی حکمت کا جیسا شہرہ ہے ویسی ہی آپکی فیاضی بھی مشہور ہے مگر آپ مجھے
معاف کیجئے کہ میں اس فیاضی کی تعریف نہیں کر سکتا جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے پاس صدہا ایسے لوگ آتے
ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو نہایت آسانی سے وہ معالجہ کی فیس اور دوا کی قیمت دے سکتے ہیں تو کیوں
آپ اُنسے فیس اور قیمت نہیں لیتے اور اوس کو اس مدرسہ کے فنڈ میں جمع نہیں کرتے میں
یہ نہیں کہتا کہ آپ اوس فیس اور قیمت کو خود اپنے لئے لیں اور اپنی ذات پر خرچ کریں بلکہ ہر شخص

سے جو دینے کی طاقت رکھتا ہو اوسکی حالت اور استطاعت کے موافق معالجہ کی فیس دوا کی قیمت لیکر اوسے مدرسہ کے فنڈ میں جمع کیا کریں اگر آپ ایسا کرتے تو آج ایک اسٹرمایہ اس کام کے لئے آپ کے مدرسہ کے لئے جمع ہو جاتا اور اس سے آپ اس قابل ہوتے کہ مدرسہ کو کالج کے درجہ پر پہونچا دیتے اور بجائے دس بیس طالب علموں کے سینکڑوں طالب علم اس کالج میں دکھائی دیتے مدرسہ اور کالج کی ضرورت اور حاجت کے موافق ایک عمدہ عمارت بھی تیار ہو جاتی۔ کتابوں اور آلات کا ضروری ذخیرہ بھی مہیا ہو جاتا اگر آپ انصاف کریں تو کیا یہ قومی گناہ نہیں ہے جو اب تک آپ نے کیا اور کیا اب آپ کو اس سے توبہ کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اگر آپ چاہیں کہ مدرسہ ترقی پاسے اور میں یقین کرتا ہوں کہ آپ ایسا ہی چاہتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ وہ کام نہیں کرتے جس سے آپ کی خواہش اور آرزو پوری ہو اور جو مفید اور قابل قدر کام آپ نے شروع کیا ہے وہ تکمیل کو پہونچے **شعر**

چرا لستانی از ہر یک جوے سیم
کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

مجھے امید ہے کہ آپ اب اس کا خیال فرمائیں گے اور آیندہ سال کے جلسہ میں آپ اوسکے عمدہ نتیجے ظاہر کر سکیں گے۔ فقط

تقریر شمس العلما مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب

جو تم نے سر ہو کے حاذق الملک طب کی تعلیم عام کر دی
تو فی الحقیقت خدا کے بندوں پر اُس کی نعمت تمام کر دی
یہ ہو سکے کس سے جز تمہارے کہ وقفِ خدماتِ خلق ہو تم
کہ صبح سے جو مطب میں بیٹھے تو ایسے بیٹھے کہ شام کر دی
قریب گرنے کے ہو رہی تھی یہ طبِ یونان کی عمارت
کہ تم نے طبیہ مدرسے سے کسی قدر روک تھام کر دی
خدا جزا یت دہد بدنیا و اجر وافی بدار عقبےٰ
کہ بہر بہبود و نفعِ مخلوق ایں ہمہ اہتمام کر دی
اگر یہ سچ ہے تو میرے نزدیک خرقِ عادت سے کم نہیں ہے
کہ جنبشِ نبض سے مرض کی بیان حالت تمام کر دی
حکیم صاحب ہمارے نسخے میں صرف دینار کا ہو شربت
کہ مفلسی کے مرض نے اپنی تو زندگی بھی حرام کر دی
وہی ہے پانی کی ایک بوتل نکلتے جس میں سے کُل عرق ہیں
تمام شربت ہیں کھانڈ گھولی پکائی گھونٹی قوام کر دی
ترقیِ درس گاہِ طب کی شناخت کچھ اور ہے عزیزو
نہ یہ کہ لوگوں کو جمع کر کے بس ایک دن دھوم دھام کر دی
ہم اس بشارت کے منتظر ہیں سمجھ کے کارِ ثواب اس کو

فلاں نے اِک جائداد معقول وقف بہرِ دوام کردی

ہمارا تدصب بحمد صلح سب سے ہو کوئی ہندو کوئی مسلماں

سلام اس کو اگر کیا ہے تو اس سے بھی رام رام کردی

نہیں ہے گر معتقد تو مت ہو مگر بُرا بھی کسی کو مت کہہ

مباحثہ کرتے کرتے تو نے زبان کیوں بے لگام کردی

زمانہ سازی ہے کامیابی اور ایسے عیار کا ہے حصہ

جہاں کہیں بھی رہا طبیعت مناسب ہر مقام کردی

اگرچہ بھرمار ہے کلوں کی تو آپ سُن لو گے کوئی دن کو

کہ آج پیسہ سے ہے مول جس کا کل اُسکی قیمت چھدام کردی

عجیب ضغطے میں ہیں مسلماں کہ نوکری تک نہیں رسائی

رہی جب ہاتھ میں کمائی تو عادتِ قرض دوام کردی

اُتر کے مسند سے سلطنت کی تھے بسکہ علم و ہنر سے عاری

رہی سہی قدر ہم نے اپنی بتر ز قدرِ غلام کردی

اگرچہ طاعون و قحط دو دو بلاؤں میں ہند مبتلا ہے

اور ان بلاؤں نے ملکے اک دم سے عافیت بے نظام کردی

مگر ہم اس پر بھی خورمی سے بدن میں پھولے نہیں سماتے

کہ لارڈ رابرٹس نے زمانے میں فتح شایان نام کردی

فری سٹیٹ کے کیپٹل میں بزورِ شمشیر جا براجے

پھر اپنی جھنڈی پریزیڈنسی میں نصب بالائے بام کردی

نذیر احمد اگرچہ زنہار شاعر خوش بیاں نہیں ہے
پر اُس نے جلسے میں آ کے رونق تو کچھ نہ کچھ لا کلام کر دی

اگر حکیم عبدالمجید خاں صاحب سے پوچھا جائے کہ آپ کا یہ مدرسہ کس مرض کی دوا ہے تو وہ یہی کہیں گے کہ ہر چند آدمی سراپا احتیاج پیدا کیا گیا ہے مگر اُس کی حاجتوں میں سب سے مقدم سب سے ضروری ہے تندرستی یعنی زندگی۔ کیونکہ زندگی وہی زندگی ہے جو تندرستی کے ساتھ ہو ؎

زندگی زندہ دلی کا ہے نام	مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

ہمارے یہاں کے فقیروں نے کیا اچھی صدا بنا رکھی ہے ایک تندرستی ہزار نعمت۔ اور جیسے آدمی کو خدا نے سراپا احتیاج پیدا کیا ہے ویسے ہی اُس کو مایحتاج الیہ کے بہم پہونچانے کے طریقے بھی بتا دئے ہیں چنانچہ تندرستی کے محفوظ رکھنے اور ضائع ہو جائے تو اُسکے پھر حاصل کرنے کے طریقہ کا نام ہے طب۔ آب و ہوا اور رسم و عادت کے اختلاف کی وجہ سے ہر ایک ملک کی طبابت جدا ہونی چاہیئے۔ ہندوستان میں پہلے ویدک کے قاعدہ سے علاج ہوتے تھے پھر مسلمان اپنے ساتھ یونانی طبابت لائے جب خدا ایک قوم کو دوسری قوم پر مسلط کرتا ہے تو کلیہ قاعدہ ہے کہ قوم مفتوح رفتہ رفتہ قوم فاتح کی تمام اداؤں کو نظر استحسان سے دیکھنے لگتی ہے اور جوں جوں فاتح و مفتوح میں اختلاط بڑھتا جاتا ہے قوم فاتح کی وضع قوم فاتح کی عادت قوم فاتح کا طرز تمدن۔ قوم فاتح کا مذاق قوم فاتح کے خیالات قوم فاتح کے علوم قوم فاتح کی زبان یہاں تک کہ قوم فاتح کا مذہب غرض قوم فاتح کی ہر چیز چپکے چپکے قوم مفتوح کی محاسن چیزوں پر غالب آتی جاتی ہے یعنی وضع وضع پر عادت عادت پر وغیرہ وغیرہ یہ ہیں معنے الناس علی دین ملوکہم کے۔ زمانے کی رفتار (سلو) آہستہ تو ہوتی ہے مگر (شیور اینڈ سٹیڈی) رُک نہیں سکتی۔ نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ کبھی ایسا ہوگا کہ الناس علی دین ملوکہم کا

(آئرن رول) آہنی قاعدہ ذرا سا بھی لچکا ہو یا لچکنے مڑا ہو یا مڑے جھکا ہو یا جھکے۔ میں ویدک اور یونانی اور انگریزی کل طبابتوں سے نا بلد محض ہوں بایں ہمہ چھوت کے لحاظ سے جسکے ہندو پابند ہیں اتنا جانتا ہوں کہ ویدک فی حد ذاتہا ضرور طب ناکمل رہی ہوگی۔ یہ بھی معلوم رہے کہ ہر چند مسلمانوں نے طب کو یونانیوں سے لیا۔ لیکن اس لینے میں وہ نرے نقال نہیں رہے بلکہ وقتاً فوقتاً اپنی تحقیقات اور اپنے تجربے سے اسمیں ضروری اصلاح اور اضافہ کرتے رہے اور کیوں نہ کرتے انکو بھی جان عزیز تھی ان میں بھی زندگی کو زیادہ عزیز کر دینے والی دولت اور سلطنت تھی۔ ع

	آنانکہ غنی ترند محتاج ترند	

جیسا طب کے بارے میں صادق آتا ہے اور کسی بات میں صادق نہیں آتا۔ اُمرا اور اغنیا ہمیشہ بے اعتدالیاں کرتے رہتے ہیں۔ اسلیئے کہ انکو بے اعتدالیوں پر پورا دسترس ہے انکے لیے (ٹمپٹیشنز) ترغیبات بہت ہیں اور وہ انکو (رزسٹ) نہیں کر سکتے یعنے ضبط نفس پر قادر نہیں۔ اِلا ماشاء اللہ۔ اور جس قدر بے اعتدالیاں کرتے ہیں اُسی قدر طب کے محتاج اور طبیب کے محکوم بنے رہتے ہیں طبیبوں کو بادشاہوں کے مزاج میں اکثر ایسا درخور ہوا ہے کہ صرف طبابت کی بدولت منصب وزارت تک پہونچ پہونچ گئے ہیں حالانکہ طبابت اور وزارت دو چیزیں ایسی بے جوڑ ہیں۔ جیسے کسی (ایسٹرانومر) ہیئت داں کو لارڈ رابرٹس کی جگہ جنوبی افریقہ میں (کمانڈر انچیف) سپہ سالار بنا کر بھیجدیا جائے۔ پس طبیب کسی قدر اپنی ذاتی اور عامہ خلایق کی اور زیادہ تر سلاطین اور امراء کی ضرورتوں کی وجہ سے ہمیشہ نسخوں کے پرچوں اور کتب طب کے ورقوں کو پنواڑی کے پانوں کی طرح اُلٹتے پلٹتے اور اُن میں کانٹ چھانٹ کرتے رہے۔ غرض طب یونانی جو اب مروج ہے (ایکلیمیٹائزڈ) طب ہے کہ ہے تو یونانی مگر ہندوستان کی آب و ہوا اور ہندوستان کے باشندوں کے رسم و رواج کے موافق بنائی گئی ہے۔ ویدک اول تو فی حد ذاتہا ناقص و ناتمام تھی دوسرے

الناس علیٰ دین ملوکہم اُسکے اخراج کے پیچھے پڑا تھا طب یونانی کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکی اور خود ہندوؤں نے اُس کا استعمال چھوڑ دیا۔ اب تشریف لائے حضرات صاحبان انگریز یہ بھی طب میں یونانیوں کے شاگرد تھے بلکہ شاگرد در شاگرد کہ یونانیوں سے مسلمانوں نے اور مسلمانوں سے انہوں نے سیکھا تھا۔ مگر انگریز یونانیوں یا مسلمانوں کے ایسے ہی شاگرد تھے جیسے مثلاً نواب محسن الملک بہادر کسی میاں جی کے جس سے انہوں نے سن طفولیت میں بغدادی قاعدہ پڑھا ہو پس یونانی طب کو انگریزی طب کے ساتھ وہی نسبت ہے جو اس میاں جی کی معلومات کو نواب محسن الملک کی معلومات کے ساتھ ہر چند انگریزوں نے ہر ایک فن میں بے انتہا ترقی کی ہے ہر ایک علم میں حد تقلید سے گذر کر مجتہد ہو گئے ہیں مگر ان کی طبی ترقی حقیقت میں بڑی ہی حیرت انگیز ہے یہ ایک بڑے وسیع المعلومات ماہر فن کا کام ہے کہ انکے آلات انکی دواؤں انکی تشریح انکے علم کیمیا کی داد دے۔ میں تو اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ اگر طب انگریزی اس نسبت سے ترقی کرتی رہی جیسی کہ پچھلے برسوں میں کرتی رہی ہے اور انگریزوں کی اُفتاد مزاج اور مقدرت تو اسکی کافی ضمانت ہے کہ طب انگریزی ضرور اسی نسبت سے ترقی کرتی رہیگی جیسے کہ پچھلے برسوں میں کرتی رہی ہے تو کوئی دن کو جو زیادہ دور نہیں ہے مرنا بہت ہی مشکل ہو جائیگا۔ عمروں کے اوسط بڑھیں گے اور بڑھ رہے ہیں توالد تناسل زیادہ ہوگا اور ہو رہا ہے اور لوگ جتنے دن جئیں گے توانا اور تندرست جئیں گے اور جی رہے ہیں۔ وید تو اسلام اور طب یونانی کے آنے پر سسک سسک کر مری اور انگریزی طب کے آنے پر اسلام اور طب یونانی کو مفاجاتاً مرنا چاہیے تھا مگر طب انگریزی میں دو بڑے نقص ہیں جو اس کی ترقی کے مانع ہیں اول یہ کہ طب انگریزی اس ملک میں (ایکلیمیٹائزڈ) نہیں ہوئی یعنی اس کو اس ملک کی آب و ہوا اور ہم لوگوں کے مزاج کے موافق بنانے کی کوشش نہیں کی گئی دوسرے افلاس کی وجہ سے

ہم لوگ دواؤں کی قیمت اور ڈاکٹروں کی فیس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بس یہ سبب ہے کہ طب یونانی
طب انگریزی کے مقابلے میں ڈٹی ہوئی ہے اور ہاتھرس کا چاقو راجرس کے چاقو کے برابر کاٹ
کر رہا ہے۔ یہ تھی وہ روداد جس پر سے حکیم عبدالمجید خانصاحب کو خیال آیا کہ آخر تو لوگ طب یونانی
کو نہیں چھوڑتے اور وہ چیز چھوڑنے کی ہے بھی نہیں۔ تو لاؤ اس میں جس چیز کی کمی ہے اُس کو پورا
اور اس کی تعلیم میں جو خرابیاں ہیں اُنکو دور کر دیا جائے۔ خیال کے عمدہ اور مفید ہونے میں کچھ کلام
نہیں مگر یہ خیال وقوع میں کیسے آئے وقوع میں آئے روپیہ سے۔ تو بات اس پر جا کر ٹھہری کہ روپیہ
کہاں سے آئے۔ روپیہ آئے زید عمرو بکر خالد ولید وما وشما یعنی پبلک سے۔ پبلک کا حال یہ ہے
کہ یہ لادو لدادو لادینے والا ساتھ دو کے بھونرے میں پلے ہیں انکے بزرگوں نے دیکھیں
(ڈسپاٹک) خود مختار حکومتیں اور وہی طرز حکومت انکی گھٹی میں پڑا۔ یہ بیچارے سیلف ہیلپ کو کیا جانیں
اِنسے تو اتنا ہی ہو سکتا ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ ضرورتوں میں خدا کے آگے ہاتھ پھیلائیں یا حاکم وقت سے
مدد مانگیں۔ اب یہی طبیہ مدرسہ ہے کہ اس کا مفید ہونا اک امر بدیہی ہے جیسے دو اور دو چار بایں ہمہ
سالانہ جلسہ کی کئی رپورٹیں سنائیں لکچر کہلوائے حاکموں کو لا بٹھایا مگر سیلف ہیلپ کی گدگدی پیدا
نہیں ہوئی نہیں اور نہیں ہوئی۔ اب اس مشکل کو حل کریں نہ کریں صاحب کمشنر۔ صاحب ڈپٹی کمشنر
ہم تو اپنی سی کر چکے اور کچھ نہ ہوا۔ ۵

اُن لبوں نے نہ کی مسیحائی	ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

خیر یہ تو اُس سوال کا جواب ہوا کہ مدرسہ طبیہ ہے کس مرض کی دوا اور جواب بھی ہوا تو حکیم عبدالمجید خاں
صاحب کی طرف سے۔ مگر میں تو اس مدرسہ کو اور ہی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا
میں سے مسلمانوں کو زیادہ خستہ حال پاتا ہوں۔ ۶۰۰ برس کے قریب اس ملک کی سلطنت ان بدنصیبوں
کے ہاتھوں میں رہی سلطنت کے غرے میں فکر معاش کو پاس نہ آنے دیا ہر شخص استغنا پر

نازاں تھا کہ دل یہ رکھنے کی دیر ہے جہاں چاہیگا خدمات ملکی ہیں سے اپنا ٹھکانا کرلے گا۔ اس خیال نے مسلمانوں کو تمام ذرایع معاش سے بے تعلق رکھہ کر نوکری کا پابند کر دیا اور نہ صرف یہ کہ تمام ذرایع معاش سے بے تعلق رکھہ کر نوکری کا پابند کر دیا بلکہ غضب یہ ہوا کہ نوکری کے سوائے تمام ذرایع معاش کو حقیر سمجھنے لگے۔ عملداری بدلی تو یوں کہو کہ مسلمان بے معاش محض رہگئے اے کاش سلطنت کے ساتھہ ضرورتیں بھی رخصت ہوگئی ہوتیں مگر وہ جو کہتے ہیں ؎

شاد باید زیستن نا شاد باید زیستن

جینا تو بہرحال ضرور تھا اور وہ بے معاش کے ہو نہیں سکتا۔ کچھہ نہ ہو تو دو وقت پیٹ کو روٹی تو ہو۔

قطعہ

گوش تواند کہ ہمہ عمر وے	نشنود آواز دف و چنگ و نے
دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ	بے گل و نسرین بسر آرد دماغ
ورنہ بود بالش آگندہ پر	خواب توان کرد حجر زیر سر
ورنہ بود دلبر ہم خوابہ پیش	دست توان کرد در آغوش خویش
ویں شکم بے ہنر پیچ پیچ	صبر ندارد کہ بسازد بہ ہیچ
اے شکم خیرہ بنانے بساز	تا نکنی دست بہ خدمت دراز

نئے آقا نئے انتظام انکو درکار ہوئے اپنی مرضی کے نوکر مسلمانوں نے کیا تامل یہاں تک کہ پھاٹک کا دروازہ ہو اور دائرہ کی کھڑکی اور کھڑکی کی چھری رہگئی۔ اب سوائے اسکے چارہ نہیں کہ مسلمان معاش کے دوسرے ذرایع تلاش کریں۔ ان میں سب سے عمدہ سب سے معزز ہم خرما و ہم ثواب۔ انڈیپنڈنٹ بے منت غیرے اپنے اختیار کا یہ ایک ذریعہ ہے جسکے لئے ہم سب کو

حکیم عبدالمجید خاں صاحب کا ممنون ہونا چاہئے۔ اور ممنون بھی ہونا چاہئے تو دوہرا ممنون۔ دوہرا ممنون ہونے کی وجہ ایک یہ کہ خیال مفید حکیم صاحب نے سوچا دوسرے یہ کہ سب سے پہلے سوچا

قطعہ

وبیّنج شوقی بعد ما کان نائما	ہتوف الدجی مشغوفۃ بالترنم
تنکت شجوہا عند الضحیٰ فحیت	الیہا دموع العین من کل مسجم
فلو قبل مبکاہا بکیت صبابۃ	لسعدی شفیت النفس قبل التندم
ولاکن بکت قبلی فہیج لی البکا	بکاہا فقلت الفضل للمتقدم

میں نے تو مسلمانوں کی اصلاح حالت میں کسی طرح کی کوشش کی نہیں مگر اُن جن کو خدا نے اس کی توفیق دی ہے جیسے سرسید احمد خاں مرحوم تھے یا اس وقت نواب محسن الملک اور حاذق الملک موجود ہیں ان لوگوں کی ہاں میں ہاں البتہ ملا تا رہا ہوں ؎

احب الصالحین ولست منہم	لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

ایک طرف زمانے کا رنگ دیکھتا ہوں کہ معاش کا (سکرو) پیچ یوماً فیوماً (ٹائیٹ) کستا چلا جاتا ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کی حالت پر نظر کرتا ہوں کہ یہ بادل ناخواستہ کچھ کرتے بھی ہیں تو مشت بعد از جنگ کی طرح کا کرنا کرتے ہیں ؎

کی مرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ	ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

اور چونکہ میں بھی لادو لاد دولادنے والا ساتھ دو میں کا ایک ہوں نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی امداد کے سوائے اور کسی طرف خیال نہیں دوڑتا۔ شاباش ہے محسن الملک کو اور پھر شاباش ہے۔ شاباش ہے حاذق الملک کو اور پھر شاباش ہے کہ قوم کی بے توجہی دیکھتے ہیں اور ہمت نہیں ہارتے

مرد باید کہ ہراساں نہ شود	مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

اسپیچ جناب صاحب کمشنر بہادر دہلی

Gentlemen,

After the orator's speech and the poet's verses which have delighted this andience, I will detain you only for a few minutes, and will make an apology for addressing you in my own language.

Nawab Mohsinul Mulk has spoken in kindly terms of the encouragement offered to this institution by the European officers of Government. That encouragement of myself and the Deputy Commissioner and our predecessors is based on two grounds — sympathy with self effort and sympathy with alleviation of suffering. Whatever our divergencies of opinions may be we can all unite on the latter ground, especially where the alleviation of suffering effects women and children.

Nawab Muhsinul Mulk has reminded us that in the early middle ages it was the Arab and other Muhammedan professors of the art of healing who brought the Knowledge of the Greeks, probably derived originally from India, through those ages, and so preserved it for the great development which it has subsequently under-gone in Europe.

The universities of Africa, Egypt, Syria and Arabia then contained many famons teachers and were nobly supported by their rulers and people. I was glad to hear the list of donors of scholarships in this institution. These institutions to which I have referred as well as the western universities were also to carry out their work largely by the aid of the foundation of

scholarships by charitable persons, and though we of the west are apt now to consider that all education should be paid for and that free education is not properly valued, the east is still in a position none like that when the scholarships of the west did so much for teaching and learning. But it is obvious from what we have heard today of the fund of this institution and from what Nawab Muhsinul Mulk has said that we need a good deal more help from the community that benefits by it, if the ideas of our friend Hakim Abdul Majid Khan are to be fully carried out. The present is I know not a good time to ask for subscriptions. The people of Delhi are contributing a good deal towards the Famine Relief

Fund and many have specially marked the loyality we all have displayed by subscriptions towards the Transwaal Fund for the soldiers of the British Empire fighting there. But if you will all go away from here with the determination to give such support as lies in your power to this institution when opportunity admits of it, I am sure we shall see a different balance sheet next year from that of this year. At the same time it is no small achievement on the part of Hakim Abdul Majid Khan to have carried on this institution for 12 years and to have actually collected a small permament endowment sum during that time. The number of passed students in these 12 years has been

nearly 70, and the number of students now passing is nearly 90, so that the influence of the institution by means of the work done by it is rapidly increasing. It can not however as I have said do what the orignator of it desires unless it receives much more generous help. The Aligarh College with which Nawab Muhsinul Mulk is so closely connected shows what can be done in such matters by persistance and patience, and there is no reason why the Delhi Tibbi Institution should not do for the acquirement of medicine what Aligarh is doing for the inculcation of general sound education If Hakim Abdul Majid Khan can devote so much time and money,

for time is money with all professional men, to this institution, is it too much to expect that the public benefiting from it will support him with money at least.

It has been a matter of much interest to me to preside here today and to distribute the diplomas and prizes, and I am sure you will all join with me in wishing success to the Tibbi Institution and to the devoted labours of its originator and secretary Haziqul Mulk Abdul Majid Khan.

(Sd) H. C. Fanshawe

23 . 3 . 1900

ترجمہ تقریر جناب صاحب کمشنر بہادر دہلی

صاحبان

بعد اسکے کہ آپ صاحبان نے اس جلسہ میں ایک فصیح شخص کی تقریر اور شاعر کے اشعار سُنے ہیں اور خوش ہوئے ہیں چند منٹ ہی آپ کو ٹھہراؤں گا اور اپنی ہی زبان میں تقریر کرنے کی معافی چاہتا ہوں نواب محسن الملک صاحب نے مہربانہ الفاظ میں گورنمنٹ کے حکام انگریزی کی امداد کا جو مدرسہ طبیہ کو اونکی طرف سے دی گئی ہے تذکرہ کیا ہے وہ امداد میری اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور ہمارے متقدمین کی دو وجوہات پر مبنی ہے اول کوشش فن انی کے ساتھ ہمدردی دوم خلایق کی تکالیف رفع کرنے میں ہمدردی۔ ہماری رائے میں کچھ ہی اختلاف کیوں نہ ہو دوسری وجہ پر ہم سب متفق ہو سکتے ہیں بالخصوص جبکہ تکالیف رفع کرنے کا اثر مستورات اور بچوں پر پڑتا ہے۔

نواب محسن الملک صاحب نے یاد دلایا ہے کہ ابتدائی زمانہ میں عرب و دیگر ملکوں کے مسلمان فاضلوں نے علم طب یونان سے حاصل کیا اور جو غالباً یونان والوں نے ہندوستان سے اخذ کیا اور اُسکو اُس ترقی کے واسطے جو اُسے بعد میں یورپ میں حاصل ہوئی قایم رکھا چنانچہ افریقہ مصر شام و عرب کے دار العلوم میں اوسوقت بہت سے مشہور و معروف سکھلانے والے تھے اور اونکو حاکم وقت و رعایا کی طرف سے اعلےٰ درجہ کی امداد ملتی تھی۔

میں اون صاحب کی فہرست جنھوں نے مدرسہ طبیہ میں وظیفے مقرر کر رکھے ہیں سُنکر بڑا خوش ہوا اون مدرسوں نے جنکا میں نے ذکر کیا ہے اور مغربی دار العلوم نے زیادہ تر اپنا کام مخیر آدمیوں کے وظیفوں کی ہی امداد سے چلایا ہے اور اگرچہ ہم مغربی حالت کو غور کرکے خیال کرتے ہیں کہ مفت تعلیم نہیں دینی چاہیئے ورنہ مفت تعلیم کی کچھ قدر نہ ہے مشرق کی اب بھی ایسی حالت ہے

کہ غور کیا جاوے کہ مغرب کے وظیفوں نے تعلیم و فضیلت پر کسقدر اثر کیا ہے لیکن یہ بات اُس رپورٹ
سے جو مدرسہ کے سرمایہ کی ہمنے آج سُنی ہے اور اُس تقریر سے جو نواب محسن الملک صاحب نے کی ہے
ظاہر ہے کہ اگر ہمارے دوست حکیم عبد المجید خانصاحب کے خیالات کی پورے طور پر تکمیل کی جاوے تو ہمکو
اُن آدمیوں سے جنھوں نے فائدہ اُٹھایا ہے بہت زیادہ ضرورت امداد کی ہے فی زمانہ میں جانتا ہوں
کہ چندہ مانگنے کا اچھا وقت نہیں ہے کیونکہ دہلی کے باشندوں نے بہت کچھ چندہ قحط زدگان
کی امداد میں دیا ہے اور بہت سے اشخاص نے اپنی وفاداری و خیرخواہی جو ہم سب نے دکھائی ہے۔
خاص طور پر دکھائی ہے کہ ٹرنسوال وار فنڈ میں سلطنت برطانیہ کے مجروح سپاہیان کیواسطے
جو وہاں لڑے ہیں چندہ دیا ہے لیکن اگر آپ سب صاحب جلسہ کے بعد ہی یہ ارادہ رکھیں کہ جب
موقعہ ملیگا جسقدر امداد آپ مدرسہ طبیہ کو دے سکتے ہیں دینگے تو میں یقین کرتا ہوں کہ سال آیندہ میں
اس مدرسہ کے جلسہ میں ہم نقشہ بجٹ یعنے بیلنس شیٹ اس سال سے بالکل ہی مختلف پاوینگے
ساتھ ہی اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ حکیم عبد المجید خانصاحب نے جو بارہ سال تک اِس مدرسہ کو چلایا
اور اسقدر مستقل سرمایہ اِس عرصہ میں جمع کیا یہ کچھ کم ہمت کا کام نہیں ہے اِن بارہ سال میں تعداد
طلبار پاس شدہ کی تقریباً ۷۰ رہی ہے اور تعداد طلبار کی جو اب تعلیم پا رہے ہیں قریب ۹۰ کے ہے
یعنی اس مدرسہ کا فروغ اُس کام سے جو اوسنے کیا ہے روز بروز ترقی پر ہے لیکن جیسا کہ میں نے
بیان کیا ہے اور جیسا کہ اوسکے بانی مبانی کی خواہش ہے تاوقتیکہ زیادہ فیاضی سے امداد نہ کیجاوے
مدرسہ ترقی نہیں پاسکتا۔ علیگڈہ کالج جس سے نواب محسن الملک صاحب کا بہت ہی تعلق ہے
اِسبات کی تمثیل ہے کہ ایسے معاملات میں استقلال و صبر سے کیا ہو سکتا ہے اور کوئی وجہ نہیں
ہے کہ دہلی کا مدرسہ طبیہ طب کی ترقی کے واسطے وہ امر نکرے جو علیگڈہ کالج عام تعلیم کے واسطے
کر رہا ہے۔ جبکہ حکیم عبد المجید خانصاحب اپنا اسقدر وقت اور روپیہ (کیونکہ ہمیشہ در آدمیوں کے

واسطے وقت روپیہ ہے) مدرسہ طبیہ میں صرف کرتے ہیں تو کیا یہ امر کچھ زیادہ ہوگا کہ عام آدمی جو
اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں حکیم صاحب کے ساتھ کم از کم روپیہ سے امداد کریں میں اس امر سے بڑا
خوش ہوں کہ آج اس جلسہ میں میں صدر انجمن ہوں اور اسناد و انعام تقسیم کروں گا اور میں یقین
کرتا ہوں کہ آپ سب صاحب اس امر میں میرے ساتھ متفق ہوں گے کہ مدرسہ طبیہ کو اور اسکے
بانی مبانی اور سکرٹری حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب کو اونکی دلی محنت کی کامیابی حاصل ہو۔

دستخط مسٹر فنیشا صاحب بہادر کمشنر دہلی ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

ترجمہ تار پرائیویٹ سکرٹری نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بنام حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں

مجھسے خواہش کی گئی ہے کہ میں آپکے مبارکباد کے تار مورخہ ۲۲ ماہ حال کا سچے دل کے ساتھ
شکریہ ادا کروں۔

ترجمہ چٹھی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نمبری ۴ ۲۵ ڈی لاہور ۲ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء ازجانب جے۔ ایم۔ ڈونی اسکوائر آفی شیئٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بنام کمشنر صاحب و سپرنٹنڈنٹ دہلی ڈویژن

مجھکو ہدایت کیگئی ہے کہ آپ مہربانی کر کے حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں اور طلبہ و ممبران انجمن مدرسہ
طبیہ دہلی کیخدمات میں لفٹنٹ گورنر بہادر کا دلی شکریہ اوس مبارکباد کے لئے ادا کریں جو اونہوں نے جنوبی افریقہ
کی انگریزی فتوحات کی نسبت بھیجی ہے۔

نمبر ۳۲۳
دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی۔ مورخہ ۶ر اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

نقل مذکورہ بالا کی حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں کے پاس بھیجی جائے کہ وہ براہ عنایت اسکے مضمون سے
طلبہ اور ممبران انجمن مدرسہ طبیہ کو مطلع کردیں۔ دستخط۔ ایم۔ ڈگلس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دہلی

فہرست تقسیم انعام طلبہ کامیاب شدہ امتحان سالانہ مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال یازدہم سنہ ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ھ

جماعت اوّل مدرسہ طبیہ دہلی

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱	محمد صدیق خاں	ضلع سہارنپور	۶۰۰	۴۱۸	دوم	تمغہ نقرہ منجانب منشی شوکت حسین صاحب رئیس مرادآباد۔ سند منجانب مدرسہ	
۲	محمد کفایت اللہ	نہٹور	״	۳۸۶	״	״ منجانب منشی محمد سعید صاحب گماشتہ افیون رئیس ضلع چھپرا۔ ״	
۳	مولوی عبد العزیز	کاندھلہ	״	۳۸۱	״	تمغہ طلائی منجانب حکیم محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی ״	
۴	محمد حامد علی	جونپور	״	۳۷۹	״	تمغہ نقرہ منجانب رائے بہادر منشی درگا پرشاد صاحب رئیس دہلی ״	
۵	مولوی محمد ہاشم	تہانہ بہون	״	۳۶۱	״	تمغہ طلائی منجانب منشی محمد قاسم صاحب ملازم ریاست جودہپور ״	
۶	سید بشیر احمد	لکھنؤ	״	۳۵۶	״	تمغہ نقرہ منجانب رائے بہادر لالہ گور سہائے صاحب رئیس دہلی ״	
۷	حافظ عبد الرؤف	فتحپور ہسوہ	״	۳۲۴	״	تمغہ طلائی منجانب سید امیر علی صاحب رئیس بلگرام ״	
۸	چراغ الدین	جموں	״	۲۶۹	״	״ حکیم احمد سعید خانصاحب ״	
۹	محمد مدثر	کابل	״	۲۶۱	״	تمغہ نقرئی منجانب خانصاحب غلام محمد حسن خانصاحب بی ایلے۔ رئیس دہلی ״	
۱۰	محمد ناظم	تہانہ بہون	״	۲۴۹	״	تمغہ طلائی منجانب ریاست جودہپور ״	
۱۱	محمد الیاس خاں	ضلع ایٹہ	״	۵۳۳	اول	مخزن الادویہ۔ بحر الجواہر	
۱۲	محمد ابراہیم	ضلع مرادآباد	״	۴۵۳	دوم	علاج الامراض۔ یاقوتی	
۱۳	بدر الہدیٰ	فتحپور ہسوہ	״	۴۴۳	״	״ رکن اعظم	
۱۴	عبد الحمید	سیالکوٹ	״	۴۲۷	״	قرابادین اعظم و اکمل	

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجۂ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱۵	محمد عارف	پشاور	۶۰۰	۴۰۸	دوم	قرابادین اعظم و اکمل	
۱۶	عبد السلام	غزنی	〃	۴۰۳	〃	کلیات قانون	
۱۷	محمد حنیف	میرٹھ	〃	۳۲۳	〃	〃	
۱۸	عبد الغنی	دہلی	〃	۳۱۲	〃	حمیات قانون - یاقوتی	
۱۹	فخر الاسلام	کیرانہ	〃	۳۱۱	〃	〃 - مخزن المفردات	
۲۰	فضل حق	ضلع سہارنپور	〃	۲۸۰	〃	〃 - عصام	
۲۱	سید محمد عباس	میراں پور	〃	۲۵۷	〃	یاقوتی - موجز - عظیم النفع - قرابادین مظہری	
۲۲	امیر سنگھ	دہلی	〃	۲۳۹	〃	بحر الجواہر	

جماعت دوم مدرسہ طبیہ دہلی

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجۂ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱	مظفر علی	دہلی	۴۰۰	۳۲۵	دوم	قرابادین اعظم و اکمل - یاقوتی	
۲	صالح محمد	گجرات	〃	۲۹۵	〃	کلیات قانون - حمیات قانون	
۳	عبد الستار	چاٹگام	〃	۲۷۸	〃	〃 - قرابادین احسانی	
۴	شمس الاسلام	میرٹھ	〃	۲۲۴	〃	〃	
۵	حشمت علی	ضلع میرٹھ	〃	۲۱۰	〃	شرح اسباب	
۶	محب النبی	جاورہ	〃	۲۰۴	〃	نفیسی	
۷	فقیر محمد	جگراوس	〃	۲۰۰	〃	حمیات قانون - میزان المزاج	
۸	عبد الرزاق	ضلع بجنور	〃	۱۹۰	سوم	〃 - قرابادین احسانی	
۹	عبد الحمید	گورداسپور	〃	۱۸۳	〃	〃	

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱۰	محمد علی	گوجرانوالہ	۴۰۰	۱۷۳	سوم	حمیات قانون	
۱۱	زین العابدین	غازی پور	"	۱۶۳	"	"	
۱۲	نعمت اللہ	الہ آباد	"	۱۶۰	"	اقصرائی	
۱۳	عبدالسلام	دہلی	"	۱۵۱	"	"	
۱۴	سید احمد	پشاور	"	۱۳۷	"	مخزن المفردات	
۱۵	احمد اللہ	ضلع الہ آباد	"	۱۳۶	"	"	

جماعت سوم مدرسہ طبیہ دہلی

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱	فتح خاں	ضلع میرٹھ	۴۰۰	۳۰۰	دوم	حمیات قانون۔ نفیسی	
۲	احمد علی	رام پور	"	۲۸۷	"	شرح اسباب۔ عصام	
۳	عبدالحی	مونگیر	"	۲۸۶	"	نفیسی۔ رکن اعظم	
۴	نورالدین	ضلع شاہ پور	"	۲۸۵	"	کلیات قانون	
۵	سید عبدالرزاق	قرولی	"	۲۸۲	"	حمیات قانون۔ رکن اعظم	
۶	الطاف الرحمن	شاہ آباد	"	۲۷۱	"	مخزن المفردات۔ قرابادین کبائی	
۷	سید احمد	فرخ آباد	"	۲۶۸	"	حمیات قانون۔ مفردات ناصری	
۸	ایوب حسن	سہارنپور	"	۲۶۴	"	بحر الجواہر	
۹	علی محمد	ضلع فیروزپور	"	۲۵۴	"	اقصرائی۔ مفردات ناصری	
۱۰	عین الدین	کلکتہ	"	۲۴۷	"	" - "	
۱۱	محمد صغر	مہم	"	۲۴۵	"	"	

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱۲	علی اصغر	جالندھر	۴۰۰	۲۲۸	دوم	اقصرائی	
۱۳	محمد عالم	گجرات	″	۲۲۲	″	″	
۱۴	حافظ نیاز احمد	دہلی	″	۲۲۰	″	نفیسی	
۱۵	محمد صغر	بسی سرہند	″	۲۱۵	″	مخزن المفردات	
۱۶	حکیم عبدالحمید خاں	دہلی	″	۱۹۴	سوم	″	
۱۷	محمد حسن	بسی سرہند	″	۱۹۳	″	رکن اعظم۔ قرابادین احسانی	
	جماعت چہارم مدرسہ طبیہ دہلی						
۱	سید احسان علی	چاندپور	۱۰۰	۹۹	اول	سدیدی کامل۔ عصام شرح سلم بحر العلوم	فریق اول
۲	ہریرام	ضلع انبالہ	″	۸۵	″	شرح اسباب۔ قرابادین احسانی	
۳	عبدالرشید	دہلی	″	۸۰	دوم	″	
۴	محمد یسین	ضلع پٹنہ	″	۷۰	″	اقصرائی۔ قانونچہ۔ قرابادین مظہری	
۵	سید امیر حسن	دہلی	″	۶۵	″	شرح اسباب	
۶	سید آل حسن	چاندپور	″	۶۰	″	نفیسی جزو آخر	
۷	محمد ابراہیم	ضلع کرنال	″	″	″	اقصرائی۔ موجز۔ عظیم النفع	
۸	عبدالرحمن	ضلع سہارنپور	″	″	″	″	
۹	عزیز احمد	فتحپور ہسوہ	″	۳۵	سوم	اقصرائی	
۱۰	محمد اسمعیل	دہلی	″	۳۳	″	″	
۱۱	محمد قاسم	اجمیر	″	″	″	موجز۔ صناعت ویدک	

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱۲	حمید الدین	رام پور	۱۰۰	۷۰	دوم	طب اکبر	فریق دوم
۱۳	ذوالفقار خاں	//	//	//	//	//	
۱۴	عبدالواحد خاں	غازی پور	//	۵۴	//	کفایہ منصوری، مفردات ناصری	
۱۵	ضیاء اللہ خاں	رام پور	//	۴۴	سوم	// میزان الصرف	
۱۶	وزارت حسین	ضلع میرٹھ	//	۳۸	//	//	
۱۷	محمد اسحٰق	دہلی	//	۳۴	//	//	
۱۸	محمد اسمٰعیل	ضلع مظفر نگر	//	//	//	//	
۱۹	عبد الحمید	دہلی	//	//	//	//	
۲۰	نذیر احمد	ضلع مراد آباد	//	//	//	قانونچہ ۔ موجز	

جماعت ڈاکٹری مدرسہ طبیہ دہلی

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۱	بشیر احمد	لکھنؤ	۳۰۰	۱۶۰	دوم	نقد محمولہ بٹوہ	فریق اول
۲	عبدالرؤف	فتحپور ہسوہ	//	//	//	//	
۳	عبدالعزیز	کاندھلہ	//	//	//	//	
۴	سید احمد	ہرات	۲۰۰	۸۸	سوم	//	
۵	محمد عارف	پشاور	۱۰۰	۵۸	دوم	//	فریق دوم
۶	صالح محمد	گجرات	//	۹۰	اول	//	فریق سوم
۷	نور الدین	ضلع شاہجہانپور	//	۸۲	دوم	//	
۸	فتح خاں	ضلع میرٹھ	//	۷۸	//	//	

نمبر شمار	نام طلبہ	سکونت	نمبر مقررہ	نمبر حاصلہ	درجہ کامیابی	تفصیل انعام	کیفیت
۹	عبدالستار	چاٹگام	۱۰۰	۷۷	دوم	نقد محمولہ بٹوہ	
۱۰	محمد اصغر	بسی سرہند	//	۶۹	//	//	
۱۱	حافظ نیاز احمد	دہلی	//	۶۱	//	//	
۱۲	محمد حسن	ضلع سہارنپور	//	۶۰	//	//	
۱۳	فضل حق	//	//	۵۶	//	//	
۱۴	محمد عباس	میراں پور	//	۴۵	سوم	//	

نقشہ وصول چندہ مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال یازدہم من ابتدائے شوال ۱۳۱۶ھ لغایۃ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ

نمبر شمار	نام عطا کنندگان چندہ	دوامی	یکمشت	وظائف	میزان	کیفیت
۱	از ریاست رام پور	الـ مار //			الـ مار //	
۲	میونسپل کمیٹی دہلی	الـ مار //			الـ مار //	
۳	خان بہادر حافظ محمد عبدالکریم صاحب بہادر سی۔آئی۔ای رئیس میرٹھ	سار			سار	
۴	قاضی فرزند احمد صاحب رئیس گیا	مار للعہ			مار للعہ	
۵	خان بہادر سید ابو صالح صاحب رئیس گیا	ماعـہ			ماعـہ	
۶	سید طالب علی صاحب رئیس اورنگ آباد ضلع بلند شہر	صـہ			صـہ	
۷	محل نواب صاحب والئے ریاست لوہارو	صـہ			صـہ	
۸	حاجی محمد یعقوب صاحب سوداگر پاپی والے	صـ عـہ			صـ عـہ	
۹	سید محمد شاکر صاحب تحصیلدار مہاراج گنج ضلع رائے بریلی	صـ عـہ			صـ عـہ	

نمبر شمار	نام عطا کنندگان	دوامی	یکمشت	وظائف	میزان	کیفیت
۱۰	منشی نذر محمد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ٹھہر گنج	عـــه			عـــه	
۱۱	مولوی محمد عبد الرحمن صاحب سکرٹری کونسل ریاست ٹونک	عـــه			عـــه	
۱۲	محمد الٰہی بخش صاحب رئیس دربھنگا	عـــه			عـــه	
۱۳	حاجی محمد مراد علی صاحب رئیس جونپور	عـــه			عـــه	
۱۴	منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب اورسیر ضلع رہتک	ســـــ /			ســـــ /	
۱۵	حافظ محمد مستقیم صاحب رئیس مراد آباد		صـــه		صـــه	
۱۶	شیخ اصغر علی صاحب عطر فروش لکھنو		صـــه		صـــه	
۱۷	مستان شاہ صاحب رئیس گیا		عـــه		عـــه	
۱۸	سید اسحاق حسین صاحب رئیس ضلع مظفر نگر		عـــه		عـــه	
۱۹	شیخ محمد سعید صاحب گماشتہ افیون رئیس ضلع چھپرا		عـــه		عـــه	
۲۰	سید حسین احمد صاحب رئیس میمن ضلع بجنور		عـــه		عـــه	
۲۱	شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم میرٹھ			عـــه	عـــه	
۲۲	مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب بہادر سی ایم جی			عــه	عــه	
۲۳	مولوی محمد رفیق صاحب بیرسٹرایٹ لا ایج ملا فیض آباد			ســه	ســه	
۲۴	سیٹھ لچھمن داس صاحب دلال دہلی			ســه	ســه	
۲۵	شمس العلما منشی محمد ذکاء اللہ صاحب رئیس دہلی			عـــه	عـــه	
۲۶	نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب رئیس دہلی			للوعـــه	للوعـــه	
۲۷	رائے بہادر لالہ گور سہائے صاحب رئیس دہلی			ـــه	ـــه	
	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نقشہ وصول آمدنی جائداد ملک مدرسہ طبیہ دہلی سنہ ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری نبوی

نمبر شمار	نام آمدنی	دوامی	یکمشت	وظائف	میزان	کیفیت
۱	کرایہ مکان ملک مدرسہ	[illegible]	۰	۰	[illegible]	
۲	آمدنی باغ واقع موضع رالسینہ	[illegible]			[illegible]	
۳	آمدنی حق جاگیر واقع موضع نرائنہ	[illegible]	۰	۰	[illegible]	
	میزان	[illegible]	۰	۰	[illegible]	

گوشوارہ آمدنی ہر قسم بابت سال تمام سنہ ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری

چندہ دوامی	چندہ یکمشت	چندہ وظائف	آمدنی جائداد	انعام	میزان	کیفیت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مبلغ [illegible] سال ان سرمائی میں وصول ہوئے جو حساب نہیں کئے گئے رقم خرچ شدہ میں [illegible]

نقشہ آمدنی ماہواری مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری نبوی

نام ماہ	چندہ دوامی	چندہ یکمشت	چندہ وظائف	آمدنی جائداد	آمدنی انعام	میزان	کیفیت
شوال سنہ ۱۳۱۶	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	
ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۶	[illegible]	۰	[illegible]	۰	۰	[illegible]	
محرم الحرام سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]	
صفر المظفر سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]	
ربیع الاول سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]	
جمادی الاول سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	

کیفیت	میزان	آمدنی انعام وغیرہ	آمدنی جائداد	چندہ وظائف	چندہ یکمشت	چندہ دوامی	نام ماہ
	[illegible]	۰	[illegible]	۰	۰	[illegible]	جمادی الثانی سنہ ١٣١٧
	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رجب سنہ ١٣١٧
	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	شعبان سنہ ١٣١٧
	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	رمضان سنہ ١٣١٧
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان

نقشہ اخراجات ماہواری مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال یازدہم ابتدائے ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ ہجری لغایت آخر رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۷ ہجری

نام ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
شوال المکرم سنہ ۱۳۱۶	•	•	•	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	۹/	•	۱۲/	•	•	[illegible]	[illegible]	
ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	
محرم الحرام سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]	
صفر سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	
ربیع الاول سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	۱۳/	•	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	
ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	
جمادی الاول سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	۳/	[illegible]	
جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	۶/	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رجب المرجب سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	۱۲/	•	[illegible]	•	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	۹/	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	
رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۷	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	۳/	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]	
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

گوشوارہ آمدنی و اخراجات بمقابلہ بجٹ سال یازدہم سنہ ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری

ابتدائے یکم شوال سنہ ۱۳۱۶ لغایۃ آخر رمضان سنہ ۱۳۱۷

آمدنی		خرچ		باقی		[illegible]	[illegible]	کیفیت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نوٹ مبلغ للعہ آمدنی سے زائد صرف ہوئے بجملہ رقم متذکرہ کے سو روپیہ بیعانہ خرید اراضی میں دئے گئے اصل رقم سے الف بقایا گذشتہ صرف ہوئی

بجٹ آمدنی چندہ دوامی مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ ہجری

ابتدائے شوال سنہ ۱۳۱۷ھ لغایت رمضان سنہ ۱۳۱۸ ہجری

نمبر شمار	نام آمدنی	در سالانہ موعودہ	بقایا گذشتہ	وصول حاصل	میزان	کیفیت
۱	ریاست رامپور	الماٰر	.	الماٰر	الماٰر	
۲	میونسپل کمیٹی دہلی	الماٰر	.	الماٰر	الماٰر	
۳	میونسپل کمیٹی سونی پت	مار	ماٰر	مار	سار	
۴	خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس میرٹھ	سار	.	سار	سار	
۵	مولوی وکیل احمد صاحب ناظم عدالت بہیبی علاقہ ریاست حیدرآباد	ﺻ	مار	ﺻ	ماﺻ	—
۶	حافظ حامد علی صاحب تحصیلدار سعد آباد ضلع متھرا	عہ	للعہ	عہ	سے	

نمبر شمار	نام آمدنی	زر موعود سالانہ	بقایا گذشتہ	وصول	میزان	کیفیت
۷	مولوی عبدالہادی صاحب وکیل متھرا	سے/ر	سے	۰	سے	
۸	منشی محمد اسمٰعیل خانصاحب اوورسیر نہر ضلع رہتک	سے/ر	۰	سے/ر	سے/ر	
۹	نواب بشیرالدین احمد خانصاحب رئیس لوہارو	عے	عہ	عہ	عہ	
۱۰	نواب محمد عظمت علیخاں صاحب رئیس کرنال	ا سے	سا عہ	۰	سا عہ	
۱۱	نواب محمد رستم علیخاں صاحب رئیس "	اصہ	اصہ	اصہ	سا/ر	
۱۲	میر یوسف علی صاحب وکیل "	عے	سے	۰	سے	
۱۳	حکیم سید مظہر حسین صاحب رئیس آگرہ	عے	ا عہ	۰	ا عہ	
۱۴	مولوی محمد سخاوت حسین صاحب رئیس شاہجہاں پور	عے	ا عہ	۰	ا عہ	
۱۵	سید طالب علی صاحب رئیس اورنگ آباد ضلع بلندشہر	عے	عہ	عہ	صہ	
۱۶	منشی بشیر احمد صاحب نائب تحصیلدار آگرہ	عے	مللعہ	۰	مللعہ	
۱۷	راجہ ظل الرحمن خانصاحب رئیس طالب پور	سے	سا/ر	سے	سا سہ	
۱۸	لالہ پورن مل صاحب دلال دہلی	عے	ا صہ	عہ	ا عہ	
۱۹	چودہری مہندر سنگھ صاحب رئیس محمد آباد	ا عہ	صا عہ	۰	صا عہ	
۲۰	پنڈت راجارام صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر مقیم مظفر نگر بنگال	سے	ا عہ	۰	ا عہ	
۲۱	نواب یٰسین محمد خانصاحب رئیس بھوپال	عے	عہ	۰	عہ	
۲۲	محمد حسن خانصاحب تحصیلدار رئیس کلانور	عے	سے	عہ	مللعہ	

نمبر شمار	نام آمدنی	زرچندہ سالانہ	بقایا گذشتہ	واجب الحال	میزان	کیفیت
۲۳	سید محمد شاکر صاحب تحصیلدار مہاراج گنج ضلع رائے بریلی	عہ	۰	عہ	ے	
۲۴	مولوی محمد عبد الظفر خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ	سے	ا سے	سے	ا سے	یہ شخص انتقال کر گیا لہذا رقم خارج ہونی چاہیے
۲۵	منشی نذر محمد خاں صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ کاسگنج	ے	۰	عہ	عہ	
۲۶	مولوی حاجی محمد مراد علی صاحب رئیس جونپور	عہ	۰	عہ	عہ	
۲۷	قاضی فرزند احمد صاحب رئیس گیا	ے	۰	ے	ے	
۲۸	محل نواب صاحب بہادر والی ریاست لوہارو	ے	عہ	ے	لے	
۲۹	محمد عبد الجلیل صاحب رئیس بہیکم پور	ا عہ	اسا عہ	۰	اسا عہ	
۳۰	محمد برہان خاں صاحب ناظم عدالت فوجداری حیدر آباد دکن	سے	ا سے	سے	ا لہ	
۳۱	محمد عبد الحق صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست سیونی چھپارہ	عہ	ے	ے	للہ	
۳۲	نواب فصیح الملک مرزا داغ دہلوی	ے	ے	ے	ار	
۳۳	حاجی محمد یعقوب صاحب سوداگر بمبئی والے رئیس دہلی	عہ	عہ	عہ	سے	
۳۴	کنور مسعود علیخاں صاحب رئیس دانپور	ا عہ	سا ے	ا عہ	اسا لے	
۳۵	منشی محب الدین صاحب خلف شیخ نہال الدین ان اسپکٹر پانی پت	عہ	ے	عہ	سے	

نمبر شمار	نام آمدنی	زر موعود سالانہ	بقایا گذشتہ	وجب حال	میزان	کیفیت
۳۶	مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب سکرٹری کونسل ریاست ٹونک	عہ	۰	عہ	عہ	
۳۷	لالہ ظاہر مل صاحب ساکن متھرا	سے/	سے/	سے/	عہ	
۳۸	حکیم محمد حسن صاحب ساکن نابھہ	عہ	عہ	عہ	عہ	
۳۹	منشی کنہیا لال صاحب مختار عدالت کلکٹری متھرا	سے/	سے/	سے/	عہ	
۴۰	حاجی محمد الٰہی بخش صاحب رئیس بہنگا	عہ	۰	عہ	عہ	
	میزان		[illegible]	[illegible]	[illegible]	

بجٹ آمدنی چندہ یکمشت مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال دوازدہم سنہ ۱۷ و ۱۸ ابتدائے ماہ شوال سنہ ۱۷ لغایت آخر رمضان سنہ ۱۸ھ

نمبر شمار	نام آمدنی	زر موعود سالانہ	وصول سالہائے گذشتہ	باقی	کیفیت
۱	راجہ محمد باقر علیخاں صاحب رئیس پنڈراول	الـ/	صمار	صمار	
۲	کنور محمد عبد الشکور خاں صاحب رئیس سرم ججر	مار	مار	مار	
۳	سید یوسف علی صاحب وکیل مظفر نگر	صہ	صہ/	عہ	
۴	نواب محمد عبد الشکور خاں صاحب رئیس بہیکم پور	الـ/	صمار	صمار	
۵	ٹھاکر گوبند سنگہ صاحب رئیس لپاوہ	مار	۰	مار	
۶	سید منظہر علی صاحب وکیل مظفر نگر	سہ	۰	سہ	
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

بجٹ آمدنی وظائف طلبہ مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ ہجری

نمبر شمار	نام آمدنی	زر موعود سالانہ	بقایا گذشتہ	وصول حال	میزان	کیفیت
۱	شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم میرٹھ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۲	شیخ محمد رفیع الدین صاحب سوداگر لاہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	مولوی محمد حشمت اللہ خان صاحب ڈپٹی کمشنر بلیا	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	
۴	رائے حکم چند چیف جج حیدرآباد	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۵	مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب سی ایم جی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۶	مولوی محمد رفیق صاحب بیرسٹر ایٹ لا جج عدالت لکھنؤ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۷	نواب سعید الدین احمد خان صاحب رئیس دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	میزان	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

بجٹ آمدنی جائداد و املاک مدرسہ طبیہ دہلی بابت سنہ ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ ہجری

نمبر شمار	نام آمدنی	زر موعود سالانہ	بقایا گذشتہ	وصول حال	میزان	کیفیت
۱	باغ واقع موضع رائسینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲	حق جاگیر واقع موضع نرائنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	بقایا اسار بانسرائے	.	[illegible]	.	[illegible]	
	میزان	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

گوشوارہ بجٹ آمدنی ہر قسم بابت سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ ہجری

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بجٹ اخراجات تنخواہ ملازمان مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۸-۱۷ ہجری

نام عہدہ داران	تخمینہ اخراجات سال یازدہم سنہ ۱۳۱۷-۱۶				واقعی اخراجات سنہ ۱۳۱۷-۱۶				تخمینہ اخراجات سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۸-۱۷				کمی	بیشی	کیفیت
	تنخواہ ماہوار	[illegible]	[illegible]	میزان	تنخواہ ماہوار	[illegible]	[illegible]	میزان	تنخواہ ماہوار	[illegible]	[illegible]	میزان			
مدرس دوم	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
مدرس سوم	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
مدرس چہارم	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
ڈاکٹر اول	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
ڈاکٹر دوم	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
محرر منتظم مدرسہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
چپراسی مدرسہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
محافظ مدرسہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
چپراسی ڈاکٹری	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
سقہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
خاکروب	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
میزان	۰	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	

تخمینہ اخراجات دیگر قسم مدرسہ طبیہ دہلی بابت سال دوازدہم ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ ہجری

نام اخراجات	تخمینہ اخراجات بابت ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری			واقعی اخراجات ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ ہجری			تخمینہ اخراجات ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ ہجری			کمی	ترقی	کیفیت
	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	میزان			
کرایہ مکان	۰	سار	سار	۰	سار	سار	۰	سار	سار	۰	۰	[illegible]
خوراک طلبہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	منجانب مدرسہ ۲۵ طلبہ کو بحساب [illegible] منجانب
سامان آسایش طلبہ	۰	مار	مار	۰	[illegible]	[illegible]	۰	مار	مار	۰	[illegible]	
روشنی مدرسہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	
خرید کتب برائے دفتر	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
جلد بندی کتب	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
آرایش مدرسہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	
اخراجات ڈاک	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
اجرت طبع روئداد وغیرہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	
خرید جائداد	۰	۰	۰	۰	مار	مار	۰	[illegible]	[illegible]	۰	مار	
مرمت جائداد و دیگر اخراجات	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
مالگذاری جائداد	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
اسباب ضروری فرش وغیرہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
سامان ڈاکٹری	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
انعام طلبہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	
سفر خرچ و متفرقات	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	
میزان	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
میزان الکل	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

گوشوارہ آمدنی واخراجات بمقابلہ بجٹ سال دوازدہم سنہ ۱۳۱۷ ہجری ۱۸۹۹ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اخراجات میں الکہزار تین سو کی رقم جو درج ہے وہ اوسکی جائداد زرعی خرید کرنیکو انجمن مدرسہ نے منظور کیا ہے یہ در اصل خرچ نہیں ہے بلکہ جمع تصور ہونی چاہیئے اسلئے تخمینہ باقی میں مالیت دکھائے گئے۔

نوٹ خرچ الصدر کا واسطے خرید جائداد کے خرچ میں ڈالا گیا ہے الا ہنوز جائداد خرید نہیں ہوئی محض روپیہ خزانہ میں جمع ہے جو اگر اسکو جمع میں شامل کیا جاوے تو میزان بقایا کی [illegible] ہوتی ہے فقط جانچ پڑتال کیگئی

العبد محمد الٰہی بخش عفی عنہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۰ء

فہرست اسمائے گرامی ممبران انجمن مدرسہ طبیہ دہلی

نمبر شمار	اسمائے ممبران مع عہدہ وخطاب وغیرہ	سکونت	تاریخ تقرر	مقامی یا بیرونی
۱	خان بہادر شمس العلما منشی محمد ذکاء اللہ صاحب پریسیڈنٹ انجمن مدرسہ طبیہ دہلی	دہلی	۲۰ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء	مقامی
۲	جناب حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خانصاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی	″	۱۳ اگست سنہ ۱۸۸۹ء	″
۳	جناب نواب احمد سعید خانصاحب بہادر رئیس دہلی وجاگیردار لوہارو	″	″	″
۴	جناب خان بہادر محمد اکرام اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ وسب رجسٹرار	″	″	″
۵	جناب حکیم ظہیر الدین احمد خانصاحب رئیس وآنریری مجسٹریٹ	″	″	″
۶	جناب لالہ سرکشن داس صاحب رئیس وآنریری مجسٹریٹ	″	″	″
۷	جناب حکیم حسن رضا خاں صاحب رئیس	″	″	″
۸	جناب نواب احسان الرحمٰن خانصاحب رئیس	″	″	″
۹	جناب منشی محمد کرم اللہ خانصاحب رئیس	″	″	″

نمبر شمار	اسمائے ممبران مع عہدہ وخطاب وغیرہ	سکونت	تاریخ تقرر	مقامی و بیرونی
۱۰	جناب لالہ ایسری پرشاد صاحب رئیس	دہلی	۱۳ر اگست ۹۸ء	مقامی
۱۱	جناب حکیم محمد واصل خان صاحب رئیس	//	//	//
۱۲	جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس	//	//	//
۱۳	جناب رائے بہادر لالہ رام کشن داس صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	//	//	//
۱۴	جناب ڈاکٹر مولراج صاحب اسسٹنٹ سول سرجن	علیگڈھ	۲۱ر اکتوبر سنہ ۸۸ء	مکاتبی
۱۵	جناب نواب محمد مصطفےٰ خاں صاحب رئیس	بوڑھہ گانوں	//	//
۱۶	جناب نواب فیض احمد خاں صاحب رئیس	دہلی	//	مقامی
۱۷	جناب خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل	علیگڈھ	//	مکاتبی
۱۸	جناب مولوی عبدالرحیم خاں صاحب پنشنخوار حیدرآباد دکن	دہلی	//	مقامی
۱۹	جناب چودہری تصدق حسین خاںصاحب رئیس	پانی پت	۲۱ر اگست سنہ ۸۸ء	مکاتبی
۲۰	جناب مولوی حشمت اللہ خاں صاحب ڈپٹی کمشنر بلیا	بریلی	//	//
۲۱	جناب رائے بہادر حکم چند صاحب بہادر رئیس و ملازم حیدرآباد دکن	دہلی	//	//
۲۲	جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی	پانی پت		//
۲۳	جناب ڈاکٹر غلام احمد خاں صاحب	دہلی	۱۸- نومبر سنہ ۸۸ء	مقامی
۲۴	جناب مولوی محمد سمیع اللہ خاں صاحب بہادر سی ایم جی سابق جج	//	۱۴- دسمبر سنہ ۸۸ء	//

نمبرشمار	اسمائے ممبران مع عہدہ وخطاب وغیرہ	سکونت	تاریخ تقرر	مقامی بیرونی
۲۵	جناب نواب مزمل اللہ خاں صاحب رئیس	بھیکم پور ضلع علیگڈھ	۱۶ دسمبر ۱۸۸۸ء	مکاتبتی
۲۶	جناب مولوی نذیر احمد صاحب پنشنر ریاست حیدرآباد دکن	دہلی	”	مقامی
۲۷	جناب ڈپٹی جمیل اللہ خاں صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر	ہانسی	”	”
۲۸	جناب بابو ہری موہن چندر صاحب	چیلپائی گوڑی	۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء	مکاتبتی
۲۹	جناب سید محمود حسین صاحب سررشتہ دار عدالت ڈویژنل کورٹ	دہلی	۱۴ جنوری ۱۸۸۹ء	مقامی
۳۰	جناب حکیم قاسم علیخاں صاحب رئیس	”	”	”
۳۱	جناب شیخ حفیظ اللہ خاں صاحب ممبر میونسپل کمیٹی ورئیس	”	”	”
۳۲	جناب بابو سالگرام صاحب رئیس ووکیل	”	۲۳ فروری ۱۸۸۹ء	”
۳۳	جناب مولوی ابوالخیر محمد عبدالسبحان صاحب ڈپٹی کلکٹر داناپور	کلکتہ	۱۷ مارچ ۱۸۸۹ء	مکاتبتی
۳۴	جناب مولوی ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن صاحب بیرسٹرایٹ لا	”	”	”
۳۵	جناب خان بہادر ڈپٹی محمد الٰہی بخش صاحب ڈپٹی نہر پنشنر رئیس	دہلی	”	مقامی
۳۶	جناب میرزا بشیرالدین احمد خاں صاحب رئیس	لوہارو	”	مکاتبتی
۳۷	جناب سید ناظر حسین صاحب ملازم ریاست رامپور	رامپور	۲۴ ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ	مکاتبتی
۳۸	جناب رکن الدولہ نواب محمد عظمت علیخاں صاحب رئیس اعظم	کرنال	۱۳ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ	”

نمبر شمار	اسمائے ممبران مع عہدہ وخطاب وغیرہ	سکونت	تاریخ تقرر	مقامی و بیرونی
٣٩	جناب امیر الملک فخر الدولہ نواب امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر والئے ریاست لوہارو	لوہارو	١٠ ربیع الثانی سنہ ١٣٠٨	مکاتبی
٤٠	جناب رائے بہادر لالہ ہرد ہیان سنگھ صاحب رئیس	دہلی	٢٩ جمادی الاول سنہ ١٣٠٨	مقامی
٤١	جناب منشی سید وزیر علی صاحب میر منشی ریاست نابھہ	//	//	بیرونی
٤٢	جناب مولوی محمد سعید صاحب مدرس مدرسہ گورنمنٹ سکول	//	//	مقامی
٤٣	جناب مولوی سید احمد صاحب مدرس مدرسہ شملہ	//	//	بیرونی
٤٤	جناب حافظ عبد القدوس صاحب مہتمم مطبع صادق الاخبار بہاولپور	بنت	١٤ شعبان سنہ ١٣٠٨	//
٤٥	جناب سید محمد اوصاف علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	نگینہ	//	//
٤٦	جناب سید محمد الطاف علی صاحب منصف پنشنر	//	//	//
٤٧	جناب حکیم محمد اکرام اللہ خاں صاحب رئیس	دہلی	١٤ رمضان سنہ ١٣٠٨	مقامی
٤٨	جناب نواب رستم علیخاں صاحب منڈل رئیس اعظم	کرنال	//	بیرونی
٤٩	جناب نواب محمد شمشیر علی خاں صاحب منڈل رئیس	//	//	//
٥٠	خان بہادر سید محمد الطاف حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر کرنال و پنشنر	[illegible] ضلع مظفرنگر	٢٤ //	//
٥١	جناب سید محمد یوسف علی صاحب وکیل کرنال	بنت	//	//
٥٢	جناب حکیم غلام نبی خاں صاحب رئیس	دہلی	//	//

نمبر شمار	اسمائے ممبران مع عہدہ وخطاب وغیرہ	سکونت	تاریخ تقرر	مقامی بیرونی
۵۳	جناب مولوی سخاوت حسین صاحب وکیل شاہجہانپور	شاہجہانپور	۲۴ محرم سنہ ۱۳۰۹	بیرونی
۵۴	جناب سید احمد شفیع صاحب رئیس	فرید آباد	؍؍	؍؍
۵۵	جناب چودہری مولوی کرامت اللہ صاحب زمیندار موضع سالار	ضلع مرشد آباد	؍؍	؍؍
۵۶	جناب مولوی حاجی محی الدین صاحب رئیس موضع سجگانوں	؍؍	؍؍	؍؍
۵۷	جناب منشی راجہ ظل الرحمن خانصاحب عرف راجہ میاں موضع طالب نگر	؍؍	؍؍	؍؍
۵۸	جناب بابو تیج نراین سنگھ صاحب رئیس	بہاگلپور	؍؍	؍؍
۵۹	جناب راجہ کملیشری پرشاد صاحب رئیس	مونگیر	؍؍	؍؍
۶۰	جناب امراؤ مرزا صاحب عرف مرزا حیرت	دہلی	۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹	مقامی
۶۱	جناب عزیز مرزا صاحب مددگار ہوم سکرٹری	حیدرآباد	؍؍	مکاتبی
۶۲	جناب منشی محمد نجم الدین صاحب تحصیلدار انبالہ والیس پریسیڈنٹ مدرسۃ طبیہ	ہوشیارپور	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹	بیرونی
۶۳	جناب محمد مشفع احمد صاحب سررشتہ دار کونسل رام پور	رام پور	۶ محرم سنہ ۱۳۱۰	بیرونی
۶۴	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب فخری	؍؍	؍؍	؍؍
۶۵	جناب منشی سید بشیر حسین صاحب انسپکٹر پولیس لاہور		۱۴ شوال سنہ ۱۳۱۰	؍؍
۶۶	جناب منشی محمد فیروزالدین صاحب بی-اے ڈپٹی انسپکٹر پولیس		؍؍	؍؍
۶۷	جناب [illegible] یوسف [illegible] صاحب رئیس لکھنؤ	لکھنؤ	۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۱	؍؍
۶۸	جناب رائے بہادر لالہ گورسہائے مل صاحب رئیس	دہلی	۱۰ شوال سنہ ۱۳۱۱	مقامی
۶۹	جناب مولوی ابوالحمید صاحب فرخی میر منشی ریاست رام پور	۰	۲۷ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۲	؍؍
۷۰	جناب منشی نذر محمد صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ	۰	۱۴ رجب سنہ ۱۳۱۲	؍؍

نمبر شمار	اسمائے ممبران مع عہدہ و خطاب وغیرہ	سکونت	تاریخ تقرر	مقامی بیرونی
۷۱	ڈاکٹر بنسی گوپال صاحب اسسٹنٹ سرجن		۲۶ رمضان ۱۳۱۲ھ	مقامی
۷۲	ڈاکٹر ہیم چندر صاحب سانیال	بنگالہ	//	//
۷۳	ڈاکٹر رام سنگھ صاحب	دہلی	۵ شوال ۱۳۱۲ھ	//
۷۴	جناب محمد ظہیر الدین صاحب رئیس زمیندار بانکی پور	بانکی پور	۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ	بیرونی
۷۵	جناب مرزا فدا علی صاحب خلف میرزا آغا محمد صاحب سابق وزیر بہاولپور	میرٹھ	۳۰ شعبان ۱۳۱۲ھ	//
۷۶	جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا	غازی آباد	//	مقامی
۷۷	جناب منشی محمد صاحبداد خاں صاحب تحصیلدار دہلی	خورجہ	۱ رجب ۱۷ھ	//
۷۸	جناب خانصاحب غلام محمد حسن خانصاحب بی۔اے میونسپل کمشنر	دہلی	//	//
۷۹	رائے بہادر جناب منشی درگا پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر رئیس	//	//	//
۸۰	رائے بہادر جناب ماسٹر پیارے لال صاحب پنشنر رئیس	//	//	//

قواعد

کارروائی مدرسہ طبیہ دھلی

دفعہ ۱ - مدرسہ طبیہ جس کو ایک انجمن نے ۲۳- جون ۱۸۸۹ء کو قایم کیا ہے مدرسہ طبیہ دہلی کے نام اور (انجمن متذکرہ بالا) انجمن مدرسہ طبیہ کے نام سے موسوم ہوں گے -

دفعہ ۲ - تمام ممبر جو انجمن مذکورہ کے ہیں - ممبران انجمن مدرسہ طبیہ کے نام سے موسوم ہوں گے اور اُن ممبروں کو اختیار ہو گا کہ اپنے کسی اجلاس میں بکثرت رائے ممبران شریک اجلاس سے کسی کو ممبروں میں داخل کریں -

دفعہ ۳ - انجمن مذکور کے ممبروں کی تعداد محدود نہیں ہونے کی - اور ہر قوم اور مذہب کے لوگ اس کے ممبر ہو سکیں گے اور اُنکے نام بہ ترتیب تاریخ تقرر ایک رجسٹر میں درج ہوں گے - اور جس وقت وہ چاہیں استعفا دیکر کمیٹی سے علیحدہ ہو جانے کا اختیار رہے -

دفعہ ۴ - مدرسہ مذکور کی غرض لوگوں کو طب یونانی میں تعلیم دینے کی ہو گی اور علم تشریح جدید

یا اور کوئی شاخ طب جدید کی یا اور کوئی جو مبادی تعلیم طب یونانی کے لیے مفید ہو حسب رائے اُس شخص یا اشخاص کے جو تعلیم کے مہتمم ہوں اُس تعلیم میں داخل ہو سکیں گے۔

دفعہ ۵ - ممبران انجمن مدرسہ طبیّہ کا کام مقاصد مدرسہ کو انجام دینا اور اوسکے دوام اور استحکام کے لئے سرمایہ کا فراہم کرنا اور مدرسہ کے انتظام میں بموجب اُن قواعد کے جو آگے بیان ہوں گے کوشش کرنا ہوگا۔

دفعہ ۶ - ممبران انجمن مذکورہ کسی ایک شخص کو جو ممبران انجمن سے ہو پریسیڈنٹ اور وایس پریسیڈنٹ انجمن کا منتخب کرینگے جو ہر اجلاس کا پریسیڈنٹ ہوگا۔ مگر اسکی غیر حاضری میں وایس پریسیڈنٹ اُس کا قایم مقام ہوگا۔ اور اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ممبران موجودہ میں سے بکثرت رائے کوئی ممبر اُس اجلاس کی کارروائی کے لئے بطور پریسیڈنٹ منتخب کیا جائیگا۔

دفعہ ۷ - کسی سالانہ اجلاس تقسیم انعام میں یا کسی اور عام اجلاس میں جو انتظامی امور مدرسہ سے متعلق نہو پریسیڈنٹ کی مرضی سے کوئی شخص جو انجمن کا ممبر یا نہو اُس اجلاس کے لئے بطور صدر انجمن قرار پا سکے گا۔

دفعہ ۸ - ممبران انجمن کو لازم ہوگا کہ اپنے لئے ایک جنرل سکرٹری جو فن طب سے ماہر اور کتب درسیہ طب کا عالم ہو مقرر کریں۔ تاکہ انجمن کی طرف سے خط وکتابت کرے اور حسابات انجمن کو درست رکھے کہ مدرسہ کے لئے کوئی جداگانہ پرنسپل مقرر نہو وہ جنرل سکرٹری مدرسہ کا پرنسپل بھی متصور ہوگا۔ اور مدرسہ میں اختیارات پرنسپل عمل میں لاوے گا۔ مگر اپنی زندگی تک حکیم عبدالمجید خاں صاحب

اس انجمن کے چیف آنریری جنرل سکرٹری رہیں گے۔

دفعہ ۹۔ ممبران انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو کسی کو بطور جنٹ سکرٹری کے مقرر کریں۔

دفعہ ۱۰۔ جنرل سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو جو فن طب اور کتب ورسیہ طب سے ماہر ہو اسسٹنٹ سکرٹری مقرر کرے۔

دفعہ ۱۱۔ مذکورہ بالا تمام عہدے آنریری ہوں گے اور کوئی عہدہ دار اُن کاموں کی بابت کسی معاوضہ کے پانے کا مستحق نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۲۔ انجمن مذکورہ ایک مُہر رکھیگی جسمیں کندہ ہوگا۔ انجمن مدرسہ طبیہ دہلی وہ جنرل سکرٹری کے پاس رہے گی اور سکرٹری مذکور کاغذات انجمن و مدرسہ پر اُس کے استعمال کا مجاز ہوگا۔

سرمایہ مدرسہ

جسقدر زر نقد یا کوئی جائداد بذریعہ عطیہ یا چندہ کے وصول ہو اور جو آمدنی اُس جائداد سے ہو جو سرمایہ مدرسہ کے لئے خریدی گئی ہے وہ سب سرمایہ مدرسہ تصور ہوگی اور وہ مدرسہ کے اغراض کے لئے بمنظوری انجمن مدرسہ طبیہ جو اُنہوں نے اپنے کسی اجلاس میں دی ہو۔ مندرجہ ذیل اغراض میں صرف ہوگی۔

اوّل اخراجات مدرسہ میں جسکی تعداد وقتاً فوقتاً ممبران انجمن مدرسہ طبیہ اپنے کسی اجلاس میں قرار دینگے۔

دوم طالب علموں کی امداد میں جسکی تعداد وقتاً فوقتاً ممبران انجمن مدرسہ طبیہ اپنے کسی اجلاس میں مقرر کرینگے۔

سوم کسی اشد ضروری کام متعلق مدرسہ میں جسکا فی الفور خرچ کرنا جنرل سکرٹری ضروری سمجھے مگر اُس کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو جنرل سکرٹری کو ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سے اُن کے کسی اجلاس میں اُسکی منظوری حاصل کرنی ہوگی۔

چہارم اُن اخراجات کے بعد جسقدر روپیہ بچے اُس سے کوئی جائداد جس سے مناسب آمدنی اور حتی المقدور زوال پذیر نہو خریدی جاوے گی اور وہ جائداد سرمایہ مستقل مدرسہ طبیہ دہلی تصور اور ملکیت مدرسہ مذکور کی ہوگی۔

دفعہ ۱۴۔ تمام زر عطیہ اور زر چندہ وغیرہ جو مدرسہ کے لیئے وصول ہو سکرٹری انجمن مدرسہ طبیہ اُسکی رسید دیگا اور اگر ممبران انجمن مدرسہ طبیہ نے کوئی اور تجویز نہ کی ہو تو وہ روپیہ و جائداد ملکیت مدرسہ جنرل سکرٹری کی حفاظت میں رہیگی

انتظام مدرسہ

دفعہ ۱۵۔ مدرسہ طبیہ کے لئے ممبران انجمن مدرسہ طبیہ کسی کو جو اس عہدے کے لایق ہو آنریری یا تنخواہ دار پرنسپل مقرر کرینگے اور جب تک کہ مدرسہ کی ترقی اسدرجہ تک ہو جنرل سکرٹری انجمن مدرسہ طبیہ حسب دفعہ ۸ قواعد ہذا پرنسپل ہوگا۔

دفعہ ۱۶۔ پرنسپل مدرسے کے متعلق مندرجۂ ذیل کاموں کا انجام دینا ہوگا۔

اوّل - مدرسہ کے اغراض کے لئے جسقدر مدرسوں و دیگر ملازمان کی ضرورت ہو مع اُنکے اخراجات سالانہ کے رپورٹ مرتب کر کے اُسکی منظوری ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سے حاصل کریگا۔

دوم - مدرسوں اور ملازمان مدرسہ کا تقرر اور برخاست کرنا اُن کو رخصت دینا پرنسپل کے اختیار میں ہوگا اور اسکی کیفیت ممبران انجمن کے کسی اجلاس میں واسطے اطلاع ممبروں کے پیش کرنی ہوگی۔

سوم - اس امر کی تجویز کہ مدرسہ میں بلحاظ تعلیم کے کی جماعتیں ہونگی اور کس ترتیب سے کتب درسیہ انمیں داخل ہوں گی اور وقتاً فوقتاً جیسا کیا تبدیلی انہیں مناسب ہوگی پرنسپل مدرسہ کے اختیار میں ہوگی۔

چہارم - طالب علموں کو مدرسہ میں داخل کرنا اور یہ تجویز کہ کونسی جماعت میں وہ داخل ہوں اور نیز ایک جماعت سے دوسری جماعت میں ترقی دینا یا تنزل کرنا پرنسپل مدرسہ کے اختیار میں ہوگا۔ اور رجسٹر داخلہ و خارجہ اور حاضری روزانہ طالب علموں کا پرنسپل کو مرتب رکھنا ہوگا۔

پنجم - طالب علموں کو بوجہ اُنکے قصورات زشت کاری یا بدروّیگی کے مدرسہ اور بورڈنگ ہوس سے خارج کر دینا یا اُنکی اسکالرشپ یا وظیفہ یا اور کسی قسم کی امداد کو بند کر دینا بوجہ قصورات مذکورہ یا اس وجہ سے کہ وہ پڑھنے میں کم محنت اور نالے شوق ہے یا اس وجہ سے کہ اب اسکی ایسی حالت ہے جو امداد کا محتاج نہیں ہے پرنسپل کے اختیار میں ہوگا۔

ششم - پرنسپل طریقہ اور زمانہ امتحان اور اُسکے قواعد قرار دیگا اور نیز

ممتحنوں کو مقرر کرے گا اور اس بات کا بھی وہ مختار ہوگا کہ خود آپ امتحان لینے کے لیے بطور ممتحن کام کرے۔

ہفتم۔ ہر سال کے ختم ہونے پر سالانہ امتحان اُنہیں قواعد سے جو پرنسپل و کمیٹی کی منظوری سے ہوں۔ ہر جماعت کے کل طالب علموں کا لیا جاوے گا اور پرنسپل کو لازم ہوگا کہ اپنے ساتھ چند لوگوں کو جو فن طب سے ماہر ہوں اور جنکی تعداد تین سے کم نہو شریک کر کے ایک کمیٹی بنائے اور وہ کمیٹی بلحاظ ان نتائج کے جو ممتحنوں نے نسبت طالب علموں کے جوابات قرار دئے ہوں اس بات کو قرار دے گی کہ منجملہ امتحان دینے والے طالب علمونکے کون پاس ہوگئے یا کون اس لائق ہے کہ بلحاظ تعلیم طبی انکو اوپر کی جماعت میں ترقی دیجاوے۔ درصورت اختلاف پرنسپل کو کاسٹنگ ووٹ یعنی ایک رائے غلبہ دینے کا حق ہوگا

ہشتم۔ جو لوگ پاس ہوگئے ہوں اُنمیں سے پرنسپل اُن طالب علموں کو منتخب کرے گا جو انعام یا تمغہ یا سند تکمیل علم طب پانے کے مستحق ہوں اور اُنکی فہرست مرتب کر کے قبل اجلاس عام تقسیم انعامات اُسکی منظوری ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سے حاصل کریگا۔ اور مطابق اُسکے ایک عام جلسہ تقسیم انعام میں وہ انعام و سند و تمغجات طالب علموں کو دئے جائیں گے۔

بورڈنگ ہوس

دفعہ ۱۷- ممبران انجمن مدرسہ طبیہ ایک ایسا مکان تجویز کرینگے جس میں طالب علم جو اہیں

رہنا چاہیں سکونت اختیار کرسکیں اور وہ مکان بورڈنگ ہوس مدرسہ طبیہ دہلی کہلائیگا۔

دفعہ ۱۸۔ جو طالب علم اور شہروں سے تعلیم کو آویں اور بورڈنگ ہوس میں رہنا چاہیں وہ بورڈنگ ہوس میں داخل ہوں گے اِلّا کسی حالت خاص میں پرنسپل کسی شخص ساکن دہلی کو بھی بورڈنگ ہوس میں رہنے کی اجازت دیسکتا ہے۔

دفعہ ۱۹۔ بورڈنگ ہوس میں طالب علموں کا داخل کرنا یا انکے قصورات یا بدروئیگی سے انکو بورڈنگ ہوس سے خارج کرنا پرنسپل کے اختیار میں ہوگا۔

دفعہ ۲۰۔ منتظم اور نگراں کل امور بورڈنگ ہوس کا پرنسپل ہوگا۔ مگر اس صورت میں جب کہ سکرٹری مدرسہ کی پرنسپلی کا بھی کام کرتا ہو اُسکو اختیار ہوگا کہ کل یا بعض اختلافات متعلقہ بورڈنگ ہوس کے اپنے جنٹ سکرٹری یا اسسٹنٹ سکرٹری کے جسکا ذکر دفعہ ۹ و ۱۰ میں ہے سپرد کرے۔

امداد طالب علمان

دفعہ ۲۱۔ ممبران انجمن مدرسہ طبیہ کو ضرور ہوگا کہ ایسی سعی کریں کہ بہی خواہان قوم خاص واسطے امداد طالب علموں کے کچھہ ماہواری یا سالانہ امداد مقرر کریں یا یکمشت عطا کریں اور جسقدر روپیہ اس طرح پر مقرر ہو وہ وظائف طالب علمان کے نام سے موسوم ہوگا۔

دفعہ ۲۲۔ علاوہ اسکے خود ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سرمایۂ مدرسہ سے جسکا ذکر دفعہ ۱۳ ضمن ۲ میں ہے کسی قدر رقم واسطے وظائف طالب علمان منظور کرینگے اور یہ رقم بھی

بمد وظائف طالب علمان شامل کیجائے گی۔

دفعہ ۲۳۔ ان دونوں رقموں کے مجموعے سے جسقدر روپیہ حاصل ہو اُس سے زیادہ امداد طلبہ میں صرف نہ کیا جاویگا۔

دفعہ ۲۴۔ طالب علموں کو حسب طریقہ مندرجہ ذیل امداد دینا پرنسپل مدرسہ کے اختیار میں ہوگا۔

اوّل جو طالب علم بورڈنگ ہوس میں نہیں رہتا اور صرف پڑھنے کو آتا ہے یعنی ڈے اسکالر ہے اُسکو اور کسی قسم کی امداد نہیں دیجاوے گی۔

دوم جس طالب علم کی بنسبت جو بورڈر بھی ہو اور پرنسپل کو یقین بھی ہو کہ وہ ایسی مقدرت نہیں رکھتا کہ بلا امداد کے علم طب کو حاصل کرے اُسکو مندرجہ ذیل طریقہ میں سے کسی طریقہ پر امداد دیجاویگی۔

(۱) کسیقدر نقد ماہواری مقرر کرنے سے۔

(۲) اُسکو بورڈنگ ہوس میں دونوں وقت کہانا دینے سے جسکا انتظام بلحاظ تعداد طالب علمان اور بلحاظ اس قسم کی خوراک دو وقتہ کے جو پرنسپل وقتاً فوقتاً تجویز کرے منتظم بورڈنگ ہوس کو لازم ہوگا۔

اجلاس ممبران انجمن

دفعہ ۲۵۔ جس وقت جنرل سکرٹری کسی امر کی درپیشی کیلئے ممبران انجمن مدرسہ طبیہ کا اجلاس منعقد ہونا ضروری سمجھے یا پریسیڈنٹ انجمن یا پرنسپل مدرسہ یا پانچ ممبران منجملہ ممبران انجمن کے جنرل سکرٹری سے اجلاس ہونیکی درخواست کریں

نو ممبران انجمن کا اجلاس منعقد ہوگا۔

دفعہ ۲۶۔ ہر ایک اجلاس کی جو کسی مقصد کے لیے ہو تاریخ کا مقرر کرنا کسی وجہ خاص سے اسکا تبدیل کرنا جنرل سکرٹری کی رائے و تجویز پر منحصر ہوگا۔

دفعہ ۲۷ ہر ایک اجلاس کے تقرر سے اُن ممبروں کو جو دہلی میں یا اُسکے قرب وجوار میں رہتے ہوں اور جنکے اجلاس میں شامل ہونیکی توقع ہو جنرل سکرٹری بذریعہ نوٹس کے اطلاع دیگا۔ مگر سالانہ جلسہ عام تقسیم انعام کی تاریخ سے جہاں تک ممکن ہو کل ممبروں کو اطلاع دیجاویگی اور نیز وہ لوگ بھی اسمیں مدعو ہوسکیں گے جو ممبر نہ ہوں۔

دفعہ ۲۸۔ ہر ایک اجلاس جو حسب مراد دفعہ ۲۵ کے مقرر ہو اُن میں پانچ ممبروں کا شامل ہونا جنمیں پریسیڈنٹ و جنرل سکرٹری بھی داخل ہیں نصاب کامل اجلاس کا متصور ہوگا۔ اور بحالت اختلاف آرا پریسیڈنٹ کو کاسٹنگ ووٹ دینے کا حق ہوگا اور اجلاس کو ہر ایک امر کے فیصلہ کا جو مدرسہ طلبیہ کے کاروبار سے متعلق ہو کامل اختیار ہوگا۔

دفعہ ۲۹۔ جنرل سکرٹری کو لازم ہوگا کہ روئداد ہر اجلاس کو ایک کتاب میں بترتیب تاریخ مندرج کرے اور نیز اسکو اختیار ہوگا اگر ضرور سمجھے تو اسکو چھاپ کر جملہ ممبران میں تقسیم کرے اور کسی اخبار میں مشتہر ہونے کو دے۔

کتب خانہ و تماثیل و آلات وغیرہ

دفعہ ۳۰۔ کتابیں ہر ایک قسم کی اور تماثیل اور ہر قسم کے آلات اور علمی کلیں جسقدر مدرسہ

میں جمع ہوتی جاویں اُنکی نگہبانی وحفاظت پرنسپل مدرسہ کے ذمہ ہوگی ۔ اور اگر جنرل سکرٹری ہو تو اُسکو اختیار ہوگا کہ اُن کل کی یا کسی جزو کی حفاظت اپنے اسسٹنٹ کے سپرد کرے اور اگر ایسے شخص کی ضرورت ہو جو اُن علمی کلوں اور آلات کے صاف کرنیکی لیاقت رکھتا ہو تو اُس کو اُس تنخواہ پر جس کی منظوری ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سے کسی اجلاس میں حاصل کی ہو ملازم رکھے ۔

دفعہ ۳۱۔ کتابیں کتب خانہ کی واسطے پڑھنے یا مطالعہ کے طالب علم کو اس شرط پر کہ ایک میعاد میں جو پرنسپل تجویز کرے گا واپس دیں اور احتیاط سے انکا استعمال کریں دیجاوینگی اور کسی طالبعلم کو جائز نہوگا کہ جو کتاب اُسنے لی ہے وہ دوسرے شخص کو استعمال کیلئے دے ۔ زمانہ تعطیل میں جو ایک ہفتہ سے زیادہ کی ہو ہر ایک طالبعلم کو لازم ہوگا کہ قبل شروع ہونے اُس تعطیل کے کتاب کو واپس دے پرنسپل کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے اعتبار پر طالبعلموں کو کتابیں دے اور اگر کوئی طالبعلم مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی کرے اُسکو سزا دینی پرنسپل کی رائے پر منحصر ہے

دفعہ ۳۲۔ آلات وعلمی کلیں کسی طالب علم کو استعمال کیلئے نہ دی جاوینگی بلکہ پرنسپل و پروفیسر اُنکا استعمال طالب علموں کو مطالب سمجھانے یا تجربہ دکھانے میں کرینگے ۔

احکام عام

دفعہ ۳۳۔ ہر ایک سامان کی فہرست وہ شخص پرنسپل کے پاس ماہواری پیش کرے جسکی سپردگی میں وہ سامان ہو اور پرنسپل ہر ششماہی میں اُنکی پڑتال کرکے کمیٹی میں اطلاع دے

دفعہ ۳۴۔ جنرل سکرٹری کو مناسب ہوگا کہ مدرسہ کی آمدنی واخراجات کی بابت سالانہ بجٹ واسطے سال آیندہ کے تیار کرے اور قبل شروع ہونے اُس سال کے اُسکی

منظوری ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سے انکے کسی اجلاس میں حاصل کرے۔

دفعہ ۳۵ مسلمانوں کے تمام مذہبی تیوہاروں میں جنکی فہرست پرنسپل مدرسہ مقرر کریگا مدرسہ میں تعطیل رہیگی اور اگر مدرسہ میں دیگر مذہب کے طالبعلم یا پروفیسر ہوں تو انکو انکے تیوہاروں میں مدرسہ کی حاضری سے معاف رکھا جائیگا۔ علاوہ اسکے اور جو تعطیلیں مدرسہ میں پرنسپل مناسب سمجھے انکی منظوری ممبران انجمن مدرسہ طبیہ سے انکے کسی اجلاس میں حاصل کرنی لازم ہوگی

طلبہ کے داخل ہونے کے قواعد

۱۔ اس مدرسہ میں ہر شخص بلا خصوصیت مذہب داخل ہو سکیگا خواہ ہندو مسلمان عیسائی کوئی ہو

۲۔ اس مدرسہ میں ہر شخص خواہ وہ کہیں کا باشندہ ہو داخل ہو سکیگا۔

۳۔ داخل ہونیسے پہلے ہر طالب علم کو اپنی شرافت خاندان اور نیک چلنی کی شہادت پیش کرنی پڑیگی۔

۴۔ جو شخص ام المرض کا یا کسی مرض متعدی میں مبتلا ہوگا وہ مدرسہ میں داخل نہیں ہو سکیگا۔

۵۔ طالبعلم جو اس مدرسہ میں داخل ہونا چاہیگا اسکی عمر پر لحاظ کیا جائیگا کہ اسکی عمر علم طب کے لئے مناسب ہے یا نہیں لیکن خاص حالتوں میں خاص امور کا لحاظ حسب رائے سکرٹری کیا جائیگا۔

۶۔ جو طالب علم اس مدرسہ کی جماعت ادنی میں داخل ہونا چاہے تو ضرور ہے کہ اسکو استعداد سلیس فارسی عبارت لکھنے پڑھنے کی ہو۔

۷۔ جو طالب علم جماعت سوم میں داخل ہونا چاہیگا اسکی استعداد ایسی ہونی چاہیے کہ وہ سلیس عربی عبارت پڑھ سکے

۸۔ جو طالبعلم جدید جماعت دوم یا اول میں داخل ہونا چاہیگا اسکو کتب طبیہ جماعت ماتحت سے واقف ہونا چاہیے

ترتیب جماعات و طریقہ تعلیم

جماعتوں کی ترتیب دو لحاظ سے ہے ایک طب دوسرے وہ علوم جو طب کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

ابتدائی جماعت اس جماعت کے دو فریق ہیں۔ فریق اول ایک سال میں طب کی کتابوں میں سے

زاد نو ہیا و میزان الطب اور دوسرے سال میں کفایہ منصوری اور طب اکبر تمام کرتا ہے اور ان دو برس میں مبادی (یعنی صرف و نحو) وغیرہ کی کتابیں بھی پڑھتا ہے کیونکہ اوپر کی جماعت عربی کی ہے اسمیں صرف و نحو وغیرہ کی کتابیں پڑھنی ضروری ہیں۔ میزان الصرف منشعب۔ صرف میر۔ نحو میر شرح مائۃ عامل۔ ہدایۃ النحو۔ ایساغوجی قال اقول یہ جماعت فارسی زبان میں طب پڑھتی ہے۔ جن جماعتوں میں طب کی کتابیں عربی زبان میں پڑھائی جاتی ہیں وہ تین ہیں جنکی تفصیل یہ ہے۔ جماعت اولیٰ اس جماعت کی خواندگی ایک سال میں ختم ہوتی ہے طب کی کتابوں میں سے اس جماعت میں قانونچہ۔ کلیات موجز۔ کلیات قصرائی شرح اسباب جلد ثانی پڑھائی جاتی ہیں اور مبادی کی یہ کتابیں درس میں داخل ہیں۔ کافیہ شرح ملا۔ تہذیب شرح تہذیب۔ قطبی۔ جماعت اوسط اس جماعت میں طب کی یہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ نفیسی تمام و کمال و شرح اسباب جلد اول اور عربی کی استعداد بڑھانے کیلیے ہدایۃ الحکمۃ میبذی۔ تشریح الافلاک اور مقامات حریری کے چند مقاموں کی تعلیم ہوتی ہے اس جماعت سے نسخہ نویسی اور مطب شروع ہوتا ہے چونکہ اس جماعت کی پڑھائی ایک سال میں تمام ہوتی ہے اسلیے اس جماعت کے طالب علم اس عرصہ میں نسخہ نویسی اور مطب سیکھتے ہیں۔ جماعت اعلیٰ اس جماعت میں قانون بوعلی بن سینا کے دو حصے پڑھائے جاتے ہیں ایک حمیات اور دوسرا کلیات جسمیں اعضائے مفردہ کی تشریح بھی شامل ہے اسکے علاوہ شرح چغمینی اور چند مقام مقامات حریری کے بھی شامل درس ہیں اس جماعت کے طالب علموں کو خاص طور پر مطب میں حاضر رہنا اور بیماروں کے مرض کو تشخیص کرنا اور انکے لیے نسخہ تجویز کرنا ضروری ہے۔ اگر اس جماعت کے طالب علم ایک سال کی خواندگی تمام کرکے پاس بھی ہو جائیں تو بھی انہیں ایک سال اور مطب کے لیے رہنا ہوتا ہے بلکہ اگر طالب علم کی حالت تشخیص وغیرہ میں اس عرصہ تک بھی قابل اطمینان نہیں ہوتی تو اور بھی کہا جاتا ہے اور جب اطمینان ہو جاتا ہے اسوقت اجازت دی جاتی ہے فقط

حاذق الملک حکیم ابو سعید محمد عبد المجید خاں سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

